Hazara Islamicus, Vol.:10, Issue: 01,Jan-June 2021
PP: 1- 28

OPEN ACCESS
Hazara Islamicus
ISSN (Online): 2410-8065
ISSN (Print): 2305-3283
www.hazaraislamicus.com

حجیت حدیث پر اُردو میں لکھی گئی معروف کتب کا مختصر جائزہ

Short Review of Some Famous Books written on the importance of Hadith in Urdu

Dr. Zill-e-Huma
Assistant Professor, Lahore College for Women University, Jhang Campus, Jhang

Abstract

Hadith has been accepted as an important, second and sacred source of Islamic Law. This status of the Hadith has remained unchallenged throughout the centuries. There have been many differences among Muslims in their juristic opinions but the authority of Hadith was never denied by any jurist. There are two major kinds of revelation. The revelation of the Quran is called in Islamic terminology as "الوحی المتلو" *(recited revelation) and the revelation of Hadith is called* "الوحی غیر المتلو" *(un-recited revelation). Hadith is integral to the Quran, since they are inseparably linked to each other. It is impossible to understand the Quran without reference to Hadith. The Quran is the message and the Hadith is the explanation of the message by messenger himself. If we reject the Hadith, we may misread the Quran. So Hadith is central to a proper understanding of the Quran. Different books have written on the importance of Hadith in different languages like Arabic, Urdu and English etc. There are many books written on said topic in Urdu and the books written in other languages have translated in Urdu too. The present article deals with analytical study of some famous books written on the importance of Hadith in Urdu and translation from Arabic language nominated Urdu books.*

***Key Words**: Hadith, Importance, Famous, Urdu, Books*

قرآن مجید کا یہ ایک بڑا اعجاز ہے کہ اس کے نزول کے بعد دنیا میں مختلف علوم اور کتب کا ایک سیلاب امڈ آیا۔ علم و آگہی کا ایسا سورج طلوع ہوا جس نے نہ صرف انسانیت کو روحانیت کی معراج سے آشنا کیا بلکہ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے اعتبار سے ترقی کے اعلیٰ مراتب سے متعارف کروایا۔ علوم و فنون میں برھوتری کا یہ سفر مادی اور خالص عقلی و فکری میدانوں میں ابتدائے آفرینش سے آج تک جاری و ساری ہے اور یہ بات انتہائی ناقابل اعتبار ہو گی اگر کہا جائے کہ جس ذات پر ایسی معجزانہ اور علوم و معارف کے خزائن پر مشتمل کتاب نازل کی گئی ہو یہ شخصیت خود اعجازی شان کی حامل نہ ہو، چنانچہ یہ آپؐ کی شخصیت کا ہی اعجاز ہے کہ مسلم معاشرے کی تاریخ میں رسالت مآب ﷺ کی سیرت و سنت کا اثر و نفوذ انتہائی گہرا اور آپؐ کی شخصیت سے والہانہ محبت، قلبی و جذباتی وابستگی کے مظاہر ہر آن اور ہر جاہ مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں۔ صحابہ کرام نے نبی کریمؐ کی کتابِ زندگی کے ایک ایک ورق کو حفظ کیا، خلوت و جلوت، سفر و حضر اور نجی معاملات سے لے کر عام سیاسی معاملات تک حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کو ان خوش بخت اور خوش نصیب لوگوں نے محفوظ نہ کیا ہو۔ وہ آپؐ کی احادیث کا تذکرہ کرتے اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک انہیں محفوظ رکھتے۔ ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے حفظ اور کتابت کے عمل کو جاری رکھا حتیٰ کہ دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور اس سے متعلق بہت سارے علوم معرض وجود میں آئے۔ تیسری صدی ہجری میں علوم حدیث کی مختلف اصناف مستقل بنیادوں پر مرتب کی گئیں اور علماء نے ہر موضوع پر علیحدہ تصنیفات کا سلسلہ شروع کیا۔ یہ عظیم الشان علوم جن کی مثال انسان کی دینی و دنیاوی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی، ان کی بدولت نبی کریمؐ کے اقوال و افعال محفوظ ہوئے۔

حفاظت اور خدمت حدیث کا یہ جذبہ جزیرۃ العرب تک ہی محدود نہ رہا بلکہ فتح سندھ کے بعد سے ہی برصغیر پاک و ہند کے علمائے محدثین نے اس کی طرف بھرپور توجہ دی۔ اس موقع پر علامہ رشید رضا مصری کا یہ اعتراف بے جا نہ ہو گا:

ولولا عناية اخواننا علماء الهند بعلوم الحديث فى هذا العصر، لقضي عليها بالزوال من أمصار الشرق۔[1]

اگر ہندوستان میں بسنے والے ہمارے علماء نے موجودہ دور میں علوم حدیث پر توجہ نہ دی ہوتی تو مشرقی ممالک میں ان کا خاتمہ ہو جاتا۔

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث کی ترویج و اشاعت کی کوششیں ہر میدان میں ہوئیں۔ علوم، اصول، تاریخ، حجیت، متون اور شروح غرضیکہ اس علم کے ہر فن میں صلاحیتوں کو بروئے کار لایا گیا۔ ابتدائی صدیوں میں علوم حدیث پر عربی زبان میں کتب لکھی گئیں۔ بعد ازاں اردو زبان کی اہمیت اور اردو دان طبقہ کی سہولت کے پیشِ نظر اس میں تراجم اور کتب لکھنے کے سلسلے کا آغاز ہوا جو اب تک جاری و ساری ہے۔ آج ان کتب کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے مگر یہ تمام ذخیرہ نہ تو کسی ایک لائبریری میں دستیاب ہے اور نہ محض کسی کتاب کے سرورق سے ہی اس کے مشتملات و مندرجات، اسلوب، خصوصیات اور خامیوں سے آگاہ ہوا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس موضوع کا انتخاب اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کیا گیا ہے۔ اس مضمون میں حجیتِ حدیث پر اُردو زبان میں لکھی جانے والی چند معروف اُردو اور مترجم کتب (اُردو) سے متعارف کروایا جا رہا ہے تاکہ قارئین کے لیے ایک ہی جگہ پر کتب کے ایک وسیع ذخیرہ اور ان کے مندرجات تک رسائی اور باہم تقابل و موازنہ کی راہ ہموار ہو سکے۔ تعارف و تبصرہ کتب میں حروف تہجی کی ترتیب کو (بلحاظ اسمائے کتب) پیش نظر رکھا گیا ہے۔

حجیت حدیث

مصنف: مولانا محمد ادریس کاندھلوی سن اشاعت: س-ن ناشر: ایم ثناء اللہ خان، ۲۶ ریلوے روڈ، لاہور صفحات: ۱۸۴

مصنف مظاہر علوم سہارن پور اور دار العلوم دیوبند کے فارغ التحصیل اور مدرسہ امینیہ دہلی، دار العلوم دیوبند، جامعہ اسلامیہ بہاولپور اور جامعہ اشرفیہ لاہور میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ان کی دیگر اہم تصانیف میں معارف القرآن، خلافت راشدہ، عقائد اسلام، اصول اسلام، علم الکلام، منحۃ المغیث فی شرح الفیہ الحدیث، سیرۃ المصطفیٰ اور الفتح السماوی بتوضیح تفسیر البیضاوی شامل ہیں۔[2] کتاب ہذا میں مصنف نے آیات قرآنیہ کو بطور دلائل پیش کر کے منکرین حدیث کے اعتراضات کی تردید اور حجیت حدیث ثابت کی ہے۔ کتاب پر سن اشاعت تحریر نہیں لیکن مصنف نے خلاصہ کلام ۱۳۷۱ھ میں لکھا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بیسویں صدی کے نصف میں لکھی گئی۔ مذکورہ بالا مطبع کے علاوہ مکتبہ عثمانیہ بیت الحمد لاہور کی طرف سے بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس پر تدوین و فہارس کا فریضہ ڈاکٹر سعد صدیقی نے سرانجام دیا ہے۔ آغاز میں مصنف نے زمانہ قدیم اور جدید کے منکرین حدیث کا فرق واضح کر کے انہیں ابو جہل اور خسرو پرویز سے تشبیہ دی ہے۔ حدیث سے متعلق اہل اسلام اور منکرین کا عقیدہ اور انکار حدیث کا حقیقی سبب بیان کرنے کے بعد اس بات پر اظہار افسوس کیا ہے کہ منکرین حضور ﷺ کو اپنا مقتدا اور پیشوا تسلیم کرنے کے باوجود آپ ﷺ کی حدیث اور سنت کو حجت و واجب العمل تسلیم نہیں کرتے اور اس کا انکار کر کے وہ قرآن کے بھی منکر ہو جاتے ہیں کیونکہ جن شکوک و شبہات کی بناء پر وہ حدیث کا رد کرتے ہیں، وہ قرآن کی روایت اور سند میں بھی پائے جا سکتے ہیں۔ کتاب میں دلائل قرآنیہ کے ذریعے حدیث اور دلائل نقلیہ و عقلیہ کی روشنی میں خبر واحد کی حجیت ثابت کی گئی ہے۔ منکرین حدیث کے اعتراضات (کتابت حدیث کا عہد نبوی میں آغاز نہ ہونا، احادیث کی کثیر تعداد کا روایت بالمعنی ہونا، باہم متعارض ہونا، خلاف عقل و روایت ہونا، حضور ﷺ کا کتابت حدیث سے منع فرمانا اور صحابہ کا روایات کے ذخائر کو جلا دینا) کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام کی تعدیل و خصوصیات، حفاظت و کتابت حدیث میں تابعین اور تبع تابعین کی مساعی جمیلہ، امام مالکؒ اور مؤطا کا تعارف نیز صحیحین کا مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ مصنف نے ابواب و فصول بندی کو اختیار کیا ہے۔

۳۔ آیات واحادیث معرب، مترجم اور بغیر حوالہ کے ہیں۔ عربی کتب کا حوالہ دیتے ہوئے ان کا متن بھی نقل کیا ہے۔

۴۔ حوالہ جات عبارت کے ساتھ درج ہیں۔

۵۔ کتاب میں جابجا تنبیہات موجود ہیں جن کے تحت اہم نکات کی وضاحت کی گئی ہے۔

۶۔ ہر بحث کے آخر میں خلاصہ کلام دیا گیا ہے۔

۷۔ فارسی اور عربی اشعار سے استدلال کیا گیا ہے۔ البتہ فارسی اشعار بکثرت ملتے ہیں اور بعض مقامات پر آیات اور فارسی اشعار کا ترجمہ حواشی میں درج کیا گیا ہے۔

۸۔ فہرست مصادر نہیں دی گئی۔

خصوصیات

۱۔ مصنف نے منکرین کے تمام شبہات کی دلائل نقلیہ اور عقلیہ سے تردید کرکے حجیت حدیث ثابت کی ہے خاص طور پر اس اعتراض کہ بہت سی حدیثیں موضوع ہیں۔ صحیح اور غیر صحیح اس قدر مخلوط ہیں کہ ان میں امتیاز دشوار ہے لہٰذا تمام حدیثیں قابل اعتبار نہ رہیں۔ کی تردید تفصیلاً کی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے محدثین کی قبولیت راوی کی شرائط اور موضوع و غیر موضوع روایات کو جانچنے کے برہانی اور وجدانی معیارات ذکر کیے ہیں۔

۲۔ خلفائے راشدین کے ہاں حدیث کی حجیت اور روایت حدیث میں ان کی محتاط روش کا مبنی بر مصلحت ہونا بڑے اچھے انداز سے واضح کیا ہے۔

۳۔ خالد علوی نے حفاظت حدیث، فہیم عثمانی نے حفاظت و حجیت حدیث، سعد صدیقی نے علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت عمر فاروق سلفی نے اتباع سنت اور منشی عبدالرحمٰن خاں نے حقیقت حدیث میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

ماخذ و مصادر

کتاب میں تذکرۃ الحفاظ، طبقات ابن سعد، اعلام الموقعین اور تدریب الراوی جیسی بنیادی کتب کے حوالے بکثرت ملتے ہیں۔

تجزیہ

مصنف موصوف نے آیات واحادیث کے حوالہ جات نہیں دیئے مناسب تھا کہ وہ فہرست مصادر بھی دے دیتے۔

حجیت حدیث

مصنف: محمد اسماعیل سلفی، سن اشاعت: ۲۰۰۶ء، ناشر: مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔۔۔ صفحات: ۱۹۰

مصنف کا شمار مسلک اہل حدیث کے سرخیل علماء میں ہوتا ہے۔ آپ نے وزیر آباد، دہلی، امرتسر اور سیالکوٹ کے علمائے کرام سے استفادہ کیا۔ آپ کی اہم تصانیف میں تحریک آزادی فکر اور حضرت شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی، جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث، اسلامی حکومت کا مختصر خاکہ، امام بخاری کا مسلک، حدیث کا مقام قرآن کی روشنی میں، زیارۃ القبور، مسئلہ حیات النبی ﷺ ادلہ شرعیہ کی روشنی میں اور رسول اکرم ﷺ کی نماز وغیرہ[3] شامل ہیں۔ کتاب ہذا مصنف کی جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی ایک کانفرنس میں کی جانے والی تقریر ہے۔ یہ پہلے ہفت روزہ الاعتصام میں شائع ہو چکی ہے۔ کتابی شکل میں شائع کرتے ہوئے اس میں ہائیکورٹ کے جج جسٹس محمد شفیع کے ایک فیصلہ کی خامیوں کو بھی واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اسلامک پبلشنگ ہاؤس اور فاران اکیڈمی اردو بازار لاہور سے بھی دو مرتبہ ۱۹۸۱ء اور ۱۹۹۴ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اشاعت دوم میں مصنف کے حالات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب مجلد اور عمدہ کاغذ پر طبع شدہ ہے۔ اس پر تخریج محمد سرور عاصم نے کی ہے۔

کتاب درج ذیل چار مضامین پر مشتمل ہے۔

۱۔ **حدیث کی تشریعی اہمیت:** کے تحت خبر، اثر، حدیث و سنت کا مفہوم، قرآن و سنت کی حیثیت میں فرق، سنت کی اہمیت اور مولوی عبداللہ چکڑالوی کو حدیث کا اولین کھلا منکر قرار دینے کے بعد منکرین حدیث کے اعتراضات، i۔ حدیث ظنی ہے۔ ii۔ تدوین حدیث عجمی سازش کا نتیجہ ہے، کی تردید کی گئی ہے۔ تحریک انکار حدیث کی رفتار بیان کرکے مختلف ادوار کے منکرین حدیث کے خیالات پیش کیے گئے ہیں۔ مرکز ملت کی امکانی و متحمل مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے غلام احمد پرویز کے تصور مرکز ملت کی

تردید، جسٹس میاں محمد شفیع کی غلط فہمی پر مبنی تنقیحات i ۔ احادیث کی از سرنو جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔ ii ۔ احادیث میں عریانی پائی جاتی ہے اس لیے قابل رد ہیں۔ iii ۔ تیئیس (۲۳) سالہ عرصہ نبوت میں حضور ﷺ سے لاکھوں کی تعداد میں احادیث کا بیان ناممکن ہے۔ iv ۔ائمہ محدثین کی مخصوص شرائط کے ماتحت باقی بچ جانے والا ذخیرہ احادیث موضوع ہے۔ v ۔ قرآنی احکامات بھی زمانے کے ساتھ بدلنے چاہییں۔ vi ۔ قرآن سادہ اور آسان زبان میں ہے اسے ہر شخص سمجھ سکتا ہے گویا قرآن کی تفسیر اور تشریح کا حق ہر آدمی کو ہے، کا ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے۔

۲۔جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث: میں مولانا مودودی صاحب کے مضمون مسلک اعتدال کو تین حصوں میں تقسیم کر کے اس کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مولانا امین احسن اصلاحی کے سنت و حدیث کے حوالے سے مؤقف کی تردید، ان کے اثبات سنت کے طریقے، اہلِ مدینہ کے تعامل سے اثبات سنت کی تردید اور حدیث و سنت کا ہم معانی ہونا ثابت کیا ہے۔ اس کے علاوہ خبر واحد صحیح کے مقبول ہونے پر اجماع امت، متاخرین فقہاء کا معتزلہ اور متکلمین سے متاثر ہو کر اس کی حجیت سے انکار کرنا، اس کے بارے میں اہلحدیث اور جماعت اسلامی کا مؤقف، معتزلہ اور متکلمین کے ہاں اس کے معتبر نہ ہونے اور ائمہ حدیث کے ہاں معتبر ہونے کا سبب ذکر کیا ہے۔ امین احسن اصلاحی کی احادیث سے استفادہ کی شرائط، نقد حدیث اور ائمہ حدیث کے مناقشات کے حوالے سے ان کے مؤقف پر تنقید بھی کی گئی ہے۔ خبر احاد کی عدم حجیت کے قائلین کا تاریخی ارتقاء، ائمہ محدثین، سرسید احمد خاں اور مولانا شبلی نعمانی کے ہاں درایت کا مفہوم واضح کیا ہے نیز درایت اور تفقہ کے بارے میں مولانا مودودی اور مولانا اصلاحی کے نقطۂ نظر پر نقد کیا ہے۔

۳۔ سنت قرآن کے آئینہ میں: مضمون ہذا میں سنت کی اہمیت، وحی کے طریقے، انکار حدیث کا پس منظر اور قرآن و حدیث کا باہمی ربط بیان کیا گیا ہے۔

۴۔ حجیت حدیث آنحضرت ﷺ کی سیرت کی روشنی میں: اس مضمون میں تنقید حدیث کے ضمن میں ائمہ حدیث اور فقہائے اسلام کی وسعت نظری، انکار حدیث کے اسباب اسلامی علوم کو مستشرقین اور انگریزی زبان کے توسط سے سیکھنا اور قلّت مطالعہ قرار دیا ہے۔ آخر میں قرآن میں بیان کردہ حضور ﷺ کی سیرت کی روشنی میں حجیت حدیث ثابت کی گئی ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔ کتاب ابواب بندی کے بغیر ہے۔

۲۔ آیات زیادہ تر معرب، مترجم و بحوالہ جب کہ احادیث عموماً غیر مترجم اور بحوالہ ہیں نیز عربی اقتباسات نقل کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۳۔ حوالہ جات اور قابلِ توضیح نکات کی وضاحت حواشی میں کی گئی ہے۔

۴۔ عربی، فارسی اور اردو اشعار بطور استدلال درج کیے گئے ہیں۔

۵۔ فہرست مصادر نہیں دی گئی۔

خصوصیات

۱۔ منکرین نے حدیث کو عجمی سازش و کاوش قرار دیتے ہوئے اس پر عدم اعتماد کی فضا ہموار کرنے کی کوشش کی لیکن

مصنف نے دلائل نقلیہ اور عقلیہ کو کام میں لاتے ہوئے بڑے اچھے انداز سے اس کی تردید کی ہے۔

۲۔ امین احسن اصلاحی کے نظریات و آراء پر مثبت و عمدہ تنقید کی گئی ہے۔

۳۔ خبر احاد سے انکار کے ادوار کو چارٹ کی صورت میں نیز امین احسن اصلاحی اور مولانا مودودی کے حدیث سے متعلق نظریات کا تنقیدی جائزہ پیش کرنا اس کتاب کا منفرد پہلو ہے۔

۴۔ کتاب کا متعدد بار اور کئی مطابع سے شائع ہونا اس کی مقبولیت وافادیت کا ثبوت ہے۔

۵۔ ڈاکٹر عبد الرؤف ظفر کی کتاب التحدیث فی علوم الحدیث، عبد الرحمٰن کیلانی کی آئینہ پرویزیت، عمر فاروق سلفی کی اتباع سنت عبد الرشید عراقی کی مقام سنت اور ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی کی سنت نبویؐ اور ہم میں اس کتاب کے حوالہ جات ملتے ہیں۔

ماخذ و مصادر

کتاب کے ماخذ بنیادی ہیں جیسے ارشاد الفحول، مسلم الثبوت، مقدمہ ابن الصلاح، مقدمہ ابن خلدون، الکفایہ فی علم الروایۃ، اعلام الموقعین، تدریب الراوی اور توجیہ النظر وغیرہ۔

تجزیہ

ا۔ فہرست مصادر نہیں دی گئی۔ تحقیقی اعتبار سے یہ اس کا ایک کمزور پہلو ہے۔

۲۔ اسلوب اگرچہ سادہ اور عام فہم ہے لیکن بعض عبارات میں ثقیل الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ مثلاً ملاحظہ کیجئے:

i۔ چند روز خلفشار کے بعد جب ملک میں امن قائم ہوا تو ائمہ حدیث پابرکاب ہو گئے انہوں نے زمین کی طنابیں کھینچ لیں۔ [4]

ii۔ دینی اور شرعی علوم کے آسمان ان ہی اقطاب پر گردش کرتے ہیں۔ [5]

iii۔ کتاب اللہ اس کی مؤید اور مثبتہ ہوتی ہے۔ [6]

۳۔ کتابت میں طباعت کی کافی اغلاط موجود ہیں۔ مثلاً

تہذیب الصحاح کی بجائے تہذیب الصماح [7] اور سیاست کو سیات [8] لکھا ہے۔

<u>حجیت حدیث</u>

مصنف: سید محمد بدر عالم، سن اشاعت: ۱۹۷۹ء، ناشر: مطبعہ اسلامیہ سعودیہ، لاہور۔۔۔ صفحات: ۱۲۸

یہ کتاب مصنف کی معروف تصنیف ترجمان السنۃ کا ایک بلند پایہ، ٹھوس دلائل اور محققانہ شواہد پر مبنی مضمون ہے۔ جس میں خبر واحد کی حجیت کا اثبات، قرآن کی جامعیت کی وضاحت، اسلم جیراج پوری کے اعتراضات کی تردید اور حدیث کی حجیت بیان کی گئی ہے۔ کتاب لائبریریوں میں عموماً دستیاب ہے۔

کتاب میں فتنہ انکار حدیث کا آغاز، اس کی تردید میں متقدمین کا تحریری مواد، حدیث سے متعلق اسلم جیراج پوری اور ان کے حامیوں کے اعتراضات، قرآن کی جامعیت کا صحیح مفہوم، صحابہ کرام کا اہل زبان اور عربی دان ہونے کے باوجود قرآن فہمی میں شبہات کے ازالہ، قرآنی تفصیلات اور فروعی مسائل سے آگاہی کے لیے حدیث کا محتاج ہونا، جوامع الکلم ہونے کی وضاحت،

حضور ﷺ ، صحابہ اور ائمہ کرام کے نزدیک قرآن کی جامعیت کا مفہوم، قرآن و حدیث کا باہمی ربط، ان کے مراتب میں تفاوت کی وجہ، احناف کے ہاں واجب اور فرض کے مابین فرق، فرض، واجب اور مستحب کے مراتب سے متعلق بحر العلوم کی تحقیق، امام اوزاعیؒ کے قول الکتاب احوج الی السنۃ من السنۃ الی الکتاب کی وضاحت، حدیث کا قرآن کی تفسیر و تبیین ہونا، اتباع قرآن کے مفہوم میں اسلم جیراج پوری کی غلط فہمی کا ازالہ، صحابہ کا تمسک بالحدیث، سند کا دین اسلام کا امتیاز ہونا، دین کے ثبوت کی صورتیں، خبر واحد کی حجیت، دلائل شرعیہ کی اقسام اور ان کی وضاحت، اصول روایت و درایت کا اسلام کا طرۂ امتیاز، تدوین قرآن و حدیث کی تاریخ کا مشابہ ہونا، اسلاف کے ہاں کتابت حدیث کی ممانعت اور صحائف کو مٹانے کے اسباب، دیگر الہامی کتب کے برعکس قرآنی الفاظ کے ساتھ ان کے معانی کا بھی محفوظ ہونا، انکار حدیث کے عواقب و نتائج اور اسلم جیراج پوری کے اعتراضات i ۔ حضور ﷺ کا منصب رسالت صرف تبلیغ قرآن پر ختم ہو جاتا ہے۔ ii ۔ اسوہ رسول ﷺ حدیث سے بالکل جدا شعبہ ہے اور حضور ﷺ کی حیثیت ایک ڈاکیہ سے زیادہ نہ تھی۔ iii ۔ محدثین اور فقہاء جمود کا شکار تھے اور محدثین کی ساری جدوجہد دماغی تعزیر تھی، کی تردید کی گئی ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ آیات و احادیث کا متن عموماً معرب اور مترجم ہے لیکن ان کے حوالہ جات کا التزام نہیں کیا گیا۔ بعض مقامات پر صرف سورۃ کا نام لکھا ہے نیز عربی کتب کے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔

۳۔ حوالہ جات عموماً حواشی میں درج ہیں۔

۴۔ عربی، اردو اور فارسی اشعار بطور استدلال موجود ہیں۔

۵۔ مشاہیر، مصنفین اور کتب کے اسمائے گرامی خط کشیدہ ہیں۔

۶۔ قابلِ توضیح اور اہم نکات کی وضاحت حواشی میں کی گئی ہے۔

۷۔ اسلم جیراج پوری کے اعتراضات ان کی کتاب علم حدیث سے بحوالہ نقل کیے گئے ہیں۔

۸۔ فہرست مصادر موجود نہیں ہے۔

خصوصیات

۱۔ مصنف نے بڑے اچھے انداز سے قرآن کی جامعیت کا مفہوم یوں بیان کیا ہے کہ قرآن اصولوں کے لحاظ سے جامع ہے۔ اس میں تمام اصول سمو دیئے گئے ہیں۔ احادیث نبویہ قرآن مجید کی جامعیت کا بہت بڑا ثبوت ہیں اور قرآن کی جامعیت احادیث کی تشریحات سے ہر گز بے نیاز نہیں کرتی۔

۲۔ منکرین خبر واحد کو حجت نہیں مانتے کیونکہ ان کے نزدیک یہ مفید ظن ہے اور دین کی بنیاد ظنیات پر قائم نہیں کی جا سکتی چنانچہ مصنف نے ظن و علم کے مفہوم پر ایک اچھی بحث کرتے ہوئے صحابہ کے ہاں ظن بمعنی تخمینی باتوں کے مستعمل ہونا بیان کیا ہے اور آیات قرآنیہ کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ ان میں ایسے ظن کی ہر گز مذمت نہیں کی گئی جو ادلہ شرعیہ کے ماتحت پیدا ہو بلکہ مذمت اس ظن کی ہے جو حق کے صریح خلاف اپنی دماغی ایجاد اور خواہش نفس کی بنا پر پیدا کیا گیا ہو۔

۳۔الفاظ قرآنی کے ساتھ اس کے مفاہیم و معانی کا محفوظ ہونا بڑے اچھے انداز سے واضح کیا گیا ہے۔

۴۔ اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ کی تفسیر سے متعلق منکرین کے اعتراضات کی آیات قرآنیہ اور ائمہ متقدمین کی تصریحات سے تردید میں ٹھوس انداز اختیار کیا گیا ہے۔

۵۔ڈاکٹر سعد صدیقی نے اپنی کتاب علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

ماخذ و مصادر

مصنف نے الموافقات، اعلام الموقعین، جامع بیان العلم، زاد المعاد، الملل والنحل، شرح نخبۃ الفکر، توجیہہ النظر اور مقدمہ ابن الصلاح سے استفادہ کیا ہے تاہم الموافقات، جامع بیان العلم اور اعلام الموقعین کے حوالے بکثرت ملتے ہیں۔

تجزیہ

۱۔ حوالہ جات کا انداز اور فہرست مصادر کی عدم موجودگی کتاب کی تحقیقی حیثیت مجروح کرتی ہے۔

۲۔ مصنف نے عموماً عمدہ اور اچھے الفاظ کا انتخاب کیا ہے لیکن کہیں کہیں دقیق الفاظ بھی موجود ہیں جیسے

ان کے جوارح جنبش عمل کے لیے بے چین ہو جائیں۔[9] اور اس کی اس شان سہل ممتنع ہونے کی وجہ سے۔۔۔[10]

۳۔کتاب میں کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں بھی موجود ہیں۔ مثلاً

جیومیٹری کی جگہ جامیٹری[11] اور جدا کو جد[12] لکھا ہے۔

<u>حفاظت و حجیت حدیث</u>

مصنف: مولانا محمد محترم فہیم عثمانی، سن اشاعت: ۱۹۷۹ء، ناشر: دار الکتب مسجد مقدس، دھوبی منڈی، پرانی انار کلی، لاہور۔۔۔ صفحات: ۵۹۲

موصوف ۱۹۳۵ء میں دیو بند میں پیدا ہوئے۔اعلیٰ تعلیم جامعہ پنجاب سے حاصل کی۔ان کی دیگر اہم تصانیف میں اسلام اور سوشلزم، حضرت ابو ذر غفاری اور سوشلزم اور مسائل نماز و زکوٰۃ پر انگریزی رسائل شامل ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں مصنف نے وفات پائی۔[13] ان کے زمانہ میں منکرین حدیث کی سرگرمیاں زیادہ ہی بڑھ گئی تھیں اس لیے انہوں نے ان کی فتنہ سامانیوں کے سد باب کے لیے حفاظت و حجیت حدیث کو خطبات جمعہ کا موضوع بنایا۔کچھ ہی خطبات کے بعد مولانا کے مداحین نے یہ اصرار کیا کہ اس مواد کو کتابی صورت بھی دی جائے چنانچہ اس کی اشاعت ہوئی۔کتاب مجلد اور عمدہ سرورق سے مزین ہے۔ لائبریریوں میں عام دستیاب ہے۔ کتاب دو اجزاء پر مشتمل ہے۔ جز اول حفاظت حدیث اور دوم حجیت حدیث سے متعلق ہے۔آغاز میں عرض ناشر کے بعد حرف اول کے تحت مصنف نے حدیث کی اہمیت، فتنہ انکار حدیث کی مختصر تاریخ،اس کی تردید میں لکھے جانے والے تحریری مواد کا تعارف،کتاب کی وجہ تالیف اور ماخذ و مصادر ذکر کیے ہیں۔ جز اول میں حفاظت حدیث کو ذیلی عناوین کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ عنوان اول حدیث کا انکار کے تحت قدیم اور جدید منکرین کے طرز عمل کا موازنہ، ان کی منافقانہ روش، انکار حدیث کی وجوہات اور منکرین کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔ عنوان دوم حدیث اور حفاظت خداوندی میں منکرین کے اس اعتراض کو رفع کیا گیا ہے کہ قرآن کی معنوی تشریح حدیث حفاظت الٰہی کے وعدہ میں شامل نہیں ہے نیز صحابہ کی آیات قرآنیہ کی توضیح میں احادیث کی محتاجی اور حفاظت حدیث کے مراحل ذکر کیے ہیں۔ عنوان سوم حدیث کے بغیر قرآن فہمی کے تحت

منکرین کے اس دعویٰ کا ابطال کیا گیا ہے کہ قرآن کے معانی و مطالب جس طرح نبی ﷺ نے اپنے زمانے اور اپنے حالات کے مطابق سمجھے اور سمجھائے، اسی طرح آنے والے زمانوں میں لوگ انہیں اپنے اپنے حالات کی روشنی میں سمجھیں۔ عنوان چہارم حفظ حدیث اور صحابہ ہے۔ اس میں منکرین کے اس اعتراض کہ احادیث تقریباً آنحضور ﷺ کے دو سو سال بعد مدون ہوئیں اس لیے معتبر نہیں کی تردید کی ہے۔ اس سلسلہ میں قوت حفظ کا ایک معتبر ذریعہ ہونا، صحابہ کا قرآن کی طرح حدیث کے حفظ کا اہتمام کرنا، عربوں اور صحابہ کی غیر معمولی قوت حفظ، اس کے عوامل اور صحابہ کا شغف حدیث بیان کیا ہے۔ عنوان پنجم کتابت حدیث اور صحابہ میں منکرین کے اس زعم کا ابطال کیا گیا ہے کہ عہد جاہلیت میں عرب فن کتابت سے ناآشنا تھے اور ان کے ہاں آلات کتابت کی کمی تھی۔ اس ضمن میں عہد رسالت میں کتابت حدیث کا آغاز، ممانعت کتابت والی روایات کی توضیح، اس کے اسباب، صحابہ کے تحریری سرمائے، شیخین کی قلتّ روایت کے اسباب (دین کے بیناتی اور غیر بیناتی حصوں میں تفاوت برقرار رہے اور حضور ﷺ کی طرف کوئی غلط بات منسوب نہ ہو جائے وغیرہ) اور ان کے ہاں حدیث کا حجت ہونا ذکر کیا گیا ہے۔ عنوان ششم حفاظت حدیث اور خلفائے راشدین کے تحت خلفائے ثلاثہ کی تقلیل روایت اور حضرت علیؓ کی تکثیر روایت کا مبنی بر مصلحت ہونا بیان کیا ہے اور حفاظت حدیث میں ان کی خدمات قلمبند کی ہیں۔ عنوان ہفتم حفاظت حدیث اور تابعین و تبع تابعین میں حفاظت حدیث کے ضمن میں ان کی خدمات ذکر کی گئی ہیں۔ جز دوم حجیت حدیث سے متعلق ہے۔ یہ بھی متعدد عناوین پر مشتمل ہے۔ عنوان اول قرآن کی جامعیت کے تحت قرآن کی جامعیت کا مفہوم، حجیت حدیث اور منکرین کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔ عنوان دوم حدیث کی تشریعی حیثیت میں نفس مضمون کے اعتبار سے اقسام حدیث کی حجیت ثابت کی ہے۔ منکرین حدیث کے اعتراضات i۔لفظ رسول سے مراد قرآن ہے۔ ii۔ اَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ کا مطلب اللہ کی اطاعت کرنے میں رسول کی موافقت اختیار کرنا ہے۔ iii۔اطاعت رسول کا حکم آپ ﷺ کی حیات مبارکہ تک محدود ہے، وغیرہ کی تردید، وحی کی مختلف صورتیں، وحی خفی کا منزل من اللہ ہونا اور صحابہ کے ہاں حدیث کی تشریعی حیثیت بیان کی گئی ہے۔ عنوان سوم خبر واحد کی حجیت ہے۔ اس میں متعدد ٹھوس شواہد کے ذریعے خبر واحد کا حجت ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ عنوان چہارم منصب رسالت اور مرکز ملت کا تصور کے تحت منکرین کے اعتراضات i۔ حضور ﷺ کی ذمہ داری صرف بندوں تک قرآن پاک پہنچا دینا تھا۔ ii۔ حضور ﷺ دو حیثیتوں کے حامل تھے بحیثیت رسالت آپ ﷺ پر ایمان لانا ضروری تھا اور آپ ﷺ کی اطاعت کا وجوب صرف امامت کی حیثیت سے تھا، رسالت کی حیثیت سے نہیں۔ iii۔قرآن میں جہاں اطاعت رسول کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد مرکز ملت کی اطاعت ہے، کی تردید کی گئی ہے۔ عنوان پنجم چند بے بنیاد اعتراضات اور ان کا تجزیہ منکرین کے درج ذیل اعتراضات i۔ احادیث نبویہ کا موجودہ ذخیرہ موضوع روایات کی کثرت کی وجہ سے ناقابلِ اعتبار ہے۔ ii۔ بعض احادیث خلاف عقل و درایت ہیں۔ iii۔اکثر احادیث باہم متعارض ہیں۔ iv۔ بعض احادیث عریاں مضامین پر مشتمل ہیں۔ v۔ اکثر احادیث کی روایت بالمعنی ہے اس لیے حجت نہیں۔ vi۔امام ابو حنیفہؒ کے ہاں صرف سترہ یا اٹھارہ احادیث قابلِ اعتبار ہیں، کی تردید سے متعلق ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ مصنف نے ابواب بندی کے بغیر مختلف عناوین کے تحت مندرجات کی وضاحت کی ہے۔

۳۔ آیات واحادیث معرب، مترجم اور بحوالہ ہیں۔ احادیث کے حوالہ میں عموماً صرف کتاب کا نام ذکر کیا گیا ہے۔ عربی کتب کے اقتباسات نقل کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ حوالہ جات زیادہ تر عبارت کے ساتھ درج ہیں۔

۴۔ قابلِ توضیح نکات کی وضاحت حواشی میں کی گئی ہے۔

۵۔ عربی، فارسی اور اردو اشعار سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۶۔ منکرین کے اعتراضات کی تردید دلائل نقلیہ اور عقلیہ کی روشنی میں کی گئی ہے۔

۷۔ کتاب کے آخر میں فہرست مصادر موجود ہے۔

خصوصیات

۱۔ کتاب اپنے موضوع کا مکمل احاطہ کرنے والی ہے۔ اس میں منکرین کی جانب سے حفاظت حدیث کو مشکوک بنانے اور حجیت حدیث کو مضمحل کرنے کی خاطر پیش کیے جانے والے اعتراضات کے مسکت اور اطمینان بخش جوابات دیے گئے ہیں۔

۲۔ منکرین کے اعتراض کہ قرآن فہمی کے لیے حدیث کی ضرورت نہیں کی تردید مصنف نے بڑے اچھے انداز سے یوں کی ہے کہ پیغمبر کی رہنمائی کے بغیر انسان عقل و فہم کی محدودیت اور فقدان کی وجہ سے قرآن کے معجزانہ، اصولی اور کلی جملوں سے نکلنے والے و قائق و حقائق کا ادراک کرنے سے قاصر ہے مزید یہ کہ ان سے مقصود صرف قرآن کے مطالب و مفاہیم سے آگاہی نہیں بلکہ ان احکام کے مطابق زندگی کو ڈھالنا ہے۔ اس کے لیے ایک عملی نمونہ (حدیث) کا ہونا ناگزیر ہے بالکل اسی طرح جیسے سائنسی علوم پر اس وقت تک مکمل دسترس حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عملی طور پر ان کو استعمال ہوتے ہوئے نہ دیکھ لیا جائے چنانچہ موصوف نے ثابت کیا ہے کہ حدیث کے بغیر نہ تو قرآنی مفاہیم سے آگاہی ہوتی ہے، نہ قرآن میں بیان کردہ واقعات کی تفصیل ملتی ہے اور نہ ہی ارکان اسلام پر عمل پیرا ہوا جا سکتا ہے۔ گویا حدیث کے بغیر دین نامکمل ہے۔

۳۔ خبر واحد کی حجیت کو دلائل نقلیہ اور عقلیہ کی روشنی میں بالتفصیل بیان کیا ہے۔

۴۔ منکرین کے اعتراض کہ خدا نے صرف قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے کی تردید کرتے ہوئے مصنف نے ٹھوس شواہد سے ثابت کیا ہے کہ آیت اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ میں ذکر کا اطلاق قرآن و حدیث دونوں پر ہوتا ہے۔

۵۔ ڈاکٹر سعد صدیقی نے علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت میں کتاب ہذا سے استفادہ کیا ہے۔

ماخذ و مصادر

کتاب کے ماخذ و مصادر بنیادی و ثانوی دونوں ہیں۔ ان میں تہذیب التہذیب، جامع بیان العلم، تذکرۃ الحفاظ، لسان المیزان، تدریب الراوی، توجیہ النظر، السنۃ قبل التدوین، تدوین حدیث از مناظر احسن گیلانی اور حجیت حدیث از ادریس کاندہلوی وغیرہ شامل ہیں۔

تجزیہ

۱۔ عربی اقتباسات اور احادیث کا حوالہ دینے کا انداز تحقیقی معیار پر پورا نہیں اترتا۔

۲۔ فہرست مصادر میں کتب کے صرف نام حروف تہجی کی ترتیب ملحوظ رکھے بغیر درج ہیں اور ان کے حوالے بھی نامکمل ہیں۔ اگر مولانا تھوڑی سی محنت کرکے اگلی اشاعت میں اس کمی کو پورا کر دیں تو یہ اہل علم اور طلباء پر ان کا احسان ہو گا۔

سنت نبویہ اور قرآن کریم

مصنف: محمد حبیب اللہ مختار، سن اشاعت: ۱۹۸۳ء، ناشر: مجلس دعوت و تحقیق، کراچی ---- صفحات: ۲۶۰

حدیث و سنت کی اہمیت واضح کرنے کے لیے جامعۃ العلوم الاسلامیہ میں ۱۳۸۳ھ کے دوران مولانا محمد ادریس میر ٹھی کے زیر نگرانی تخصص فی علوم الحدیث کا شعبہ قائم کیا گیا۔ کتاب ہذا مصنف کا اسی شعبہ کے زیر نگرانی تحریر کردہ مقالہ ہے۔ جس میں قرآن کریم سے سنت کی اہمیت اور حجیت ثابت کی گئی ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر اسے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ زیر استعمال نسخہ اس کی اشاعت دوم ہے۔ تمہید میں مصنف نے بعثت نبوی کے وقت عربوں کی حالت زار، بعد ازاں بپا ہونے والا انقلاب عظیم، معتزلہ، زنادقہ، ملاحدہ اور مستشرقین کے فتنہ انکار حدیث کے مقاصد، قدیم اور جدید منکرین کے اعتراضات کی نوعیت میں فرق اور اس فتنہ کی تردید میں لکھی جانے والی ابتدائی کتب بیان کی ہیں۔ کتاب میں مصنف نے ثابت کیا ہے کہ دین کا اصل مدار وحی متلو (قرآن) یا کسی کتاب کے نازل ہونے پر ہی نہیں بلکہ اس وحی پر بھی ہے جو خدا اپنے نبی پر نازل فرماتے ہیں۔ نیز اطاعت رسول کی فرضیت، حضور ﷺ کے قول و فعل کا مبنی بر وحی ہونا، مخالفت رسول پر قرآنی وعیدوں کا تذکرہ، قرآن کی طرح حدیث کا محفوظ ہونا، حضور ﷺ کے فرائض منصبی، قرآن و سنت کا باہمی تعلق، احادیث مبارکہ کا قرآن سے ماخوذ ہونا اور بحیثیت حاکم اعلیٰ اور شارع آپ ﷺ کے فرائض ذکر کیے گئے ہیں۔ بعد ازاں منکرین حدیث کی استدلال کردہ آیات کی توضیحات اور ان کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔ خاتمہ میں سنت کے لغوی، شرعی و اصطلاحی معانی اور قرآنی استعمالات بیان کیے گئے ہیں۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ مصنف نے ابواب و فصول بندی کے بغیر مختلف عناوین کی وضاحت کی ہے۔

۳۔ آیات و احادیث معرب، مترجم اور بحوالہ ہیں نیز عربی اقتباسات نقل کرنے کا اہتمام ہے۔

۴۔ حوالہ جات حواشی میں درج ہیں۔

۵۔ عربی، فارسی اور اردو اشعار سے استدلال کیا گیا ہے۔

۶۔ کتاب کے آخر میں مروجہ تحقیقی اصولوں کے مطابق فہرست مصادر دی گئی ہے۔

خصوصیات

۱۔ کتاب ہذا اپنے عنوان سے متعلق تفصیلی اور منفرد ہے۔ اس میں حجیت سے متعلق آیات کی تشریح و توضیح میں احادیث اور ائمہ و فقہائے کرام کے اقوال بھی درج کیے ہیں۔ البتہ اصل مدار استدلال قرآن کریم ہی ہے۔

۲۔ مصنف نے بڑے اچھے انداز سے یہ ثابت کیا ہے کہ ہر نبی کا صاحب کتاب ہونا ضروری نہیں اور جب تک کتاب نازل نہ ہو، رسول کی سنت ہی احکام شریعت کا اولین ماخذ ہو گی اور سنت اس بات کی محتاج نہ ہو گی کہ کتاب الہیٰ نازل ہو کر اس کی تصدیق کرے۔ غرض سنت پر عمل پیرا ہوئے بغیر دین پر عمل ناممکن ہے نیز یہ کہ ایمان باللہ کے معتبر ہونے کے لیے ایمان بالرسول بہر صورت ضروری ہے۔

۳۔ نبی کریم ﷺ کا قرآن پاک کی تبیین (بطریق الحاق و قیاس) کرنے کو بڑی اچھی طرح واضح کیا گیا ہے۔

۴۔ منکرین کے اس اعتراض کہ چونکہ حضور ﷺ نے حدیث لکھنے سے منع فرمایا اس لیے حدیث حجت نہیں، کی پورے شدومد کے ساتھ تردید کی گئی ہے۔

۵۔ قرآنی آیات کے احکام و مفاہیم کی وضاحت میں موصوف منفرد دکھائی دیتے ہیں۔

۶۔ کتاب کی فہرست مضامین تفصیلی طور پر تیار کی گئی ہے۔ اس میں ان ذیلی سرخیوں کو بھی درج کیا گیا ہے جو کسی موضوع کے تحت آئی ہیں۔

۷۔ کتاب کا دوبار شائع ہونا اس کی اہمیت کا ایک پہلو ہے۔

۸۔ طباعت کی اغلاط نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ماخذ و مصادر

کتاب میں مصنف نے زیادہ تر استفادہ تفسیر ابن کثیر، تفسیر طبری، الدر المنثور، تفسیر المراغی، بحر المحیط، اعلام الموقعین، کتاب الام، الرسالۃ، الکفایہ فی علم الروایۃ، الموافقات اور الاتقان فی علوم القرآن سے کیا ہے۔

سنت کی آئینی حیثیت

مصنف: مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی، سن اشاعت: ۲۰۰۵ء، ناشر: اسلامک پبلی کیشنز، لاہور۔۔۔ صفحات: ۳۳۶

سید مودودیؒ کی شخصیت علمی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ بیسیوں کتب کے مصنف ہیں۔ قرآن، حدیث، فقہ، معیشت، معاشرت، سیاست، تاریخ اور جدید علوم و افکار جیسے تمام اہم مبادیں میں دسترس رکھتے اور ہمیشہ اسلامی علوم کی اشاعت اور اسلامی نظام کے قیام کے لیے کوشاں رہے۔ کتاب ہذا مصنف کے رسالہ ترجمان القرآن کے خاص نمبر منصب رسالت میں شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ ہے۔ ان کی اہمیت اور قارئین کے پرزور اصرار پر ترمیم و حذف کے بعد انہیں کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ زیر استعمال نسخہ اس کی تیئسویں اشاعت ہے۔ مصنف نے دیباچہ ۱۹۶۱ء میں لکھا۔ جس سے اس کے پہلے سن اشاعت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کارڈ کے سرورق کی حامل یہ کتاب لائبریریوں اور بازار میں عام دستیاب ہے۔

کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ دیباچہ میں فتنہ انکار حدیث کی تاریخ، غرض و غایت اور اس کے فروغ کے لیے استعمال کردہ حربے ذکر کیے گئے ہیں۔ حصہ اول مولانا مودودیؒ اور ڈاکٹر عبدالودود (بزم طلوع اسلام کی ایک نمایاں شخصیت) کے درمیان سنت کی آئینی حیثیت پر ہونے والی مراسلات پر مشتمل ہے جس میں مختلف سوالات و اعتراضات کے مولانا نے جوابات پیش کیے ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔ i ۔ آیا حضور ﷺ نے قرآن پڑھ کر سنا دینے کے سوا دنیا میں کوئی اور کام کیا تھا یا نہیں؟ ii۔ حضور ﷺ کے جو ارشادات وحی تھے ان کا مجموعہ کہاں ہے؟ iii ۔ کیا احکام سنت میں ردوبدل ہو سکتا ہے؟ iv ۔ حضور ﷺ نے جو کام تیئیس (۲۳) سالہ پیغمبرانہ زندگی میں سرانجام دیئے ان میں آپؐ کی حیثیت کیا تھی؟ v ۔ ما اُنْزِلَ اِلَيْكَ سے مراد کیا صرف قرآن ہے یا وحی خفی بھی اور کیا قرآن کی طرح اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خدا نے لی ہوئی ہے؟ vi ۔ ایمان لانے اور اطاعت کے حوالے سے وحی کے دونوں حصے یکساں حیثیت رکھتے ہیں یا نہیں؟ vii ۔ کیا وحی غیر متلو بھی جبرئیلؑ لاتے تھے؟ viii ۔ حضور ﷺ کے عدالتی فیصلے سند و حجت ہیں یا نہیں؟ ix ۔ حضور ﷺ کیا صرف شارح قرآن ہیں یا شارع بھی ہیں؟ x ۔

احادیث قرآن کی طرح کیوں نہ لکھوائی گئیں؟ وغیرہ۔ حصہ دوم میں ہائی کورٹ کے فاضل جج محمد شفیع کے فیصلہ پر تنقید کرتے ہوئے اسلامی قانون، سنت اور اطاعت رسول سے متعلق ان کے درج ذیل تصورات پیش کرکے ان کا رد کیا گیا ہے۔ i۔ اسلام کی رو سے جو قانون ایک مسلمان پر اس کی زندگی کے ہر شعبے میں حکمران ہونا چاہیے وہ صرف خدا کا قانون ہے۔ ii۔ قرآن کی مقرر کردہ حدود کے اندر مسلمانوں کو سوچنے اور عمل کرنے کی پوری آزادی ہے۔ iii۔ انسانی حالات اور مسائل چونکہ بدلتے رہتے ہیں اس لیے بدلتی ہوئی دنیا کے اندر مستقل اور ناقابل تغیر و تبدل احکام و قوانین نہیں چل سکتے۔ iv۔ قرآن سادہ اور آسان زبان میں ہے جسے ہر شخص سمجھ سکتا ہے، اس میں یہ بات خود متضمن ہے کہ آدمی اس کی تعبیر کرے اور تعبیر میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اس کو وقت کے حالات اور دنیا کی بدلتی ہوئی ضروریات پر منطبق کرے۔ v۔ قانون سے مراد وہ ضابطہ ہے جس کے متعلق لوگوں کی اکثریت یہ خیال کرتی ہو کہ لوگوں کے معاملات اس کے مطابق چلنے چاہئیں۔ vi۔ نبی کے اقوال و اعمال اور کردار کو خدا کی طرف سے آئی ہوئی وحی کی سی حیثیت نہیں دی جا سکتی۔ vii۔ رسول ﷺ کی اطاعت سے مراد یہ ہے کہ جہاں انہوں نے ہمیں ایک خاص کام ایک خاص طرح کرنے کا حکم دیا ہے ہم وہ کام اسی طرح کریں۔ viii۔ احادیث حضور ﷺ کی وفات کے کئی سو برس بعد جمع اور مرتب کی گئیں۔ ix۔ احادیث موضوعہ عہد رسالت ہی میں رواج پانے لگی تھیں وغیرہ نیز چند احادیث پر انفرادی طور پر کیے جانے والے ان کے اعتراضات کی تردید بھی کی گئی ہے۔

اسلوب

۱۔ کتاب کے آغاز میں فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ کتاب کا اسلوب مناظرانہ ہے۔ فریق مخالف کے دلائل مکمل دیانتداری سے نقل کیے گئے ہیں اور ان پر تنقید کے دوران ہر پہلو کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

۳۔ منکرین کے خطوط اور فیصلہ جات میں موجود اغلاط کی تصحیح حاشیہ میں کی گئی ہے جیسے صفحات نمبر ۵۷ اور ۵۹ پر بعض آیات کے متن میں اغلاط کی نشاندہی دیکھیے۔

۴۔ مولانا نے اپنے دلائل ذکر کرنے کے بعد سوالیہ انداز اپناتے ہوئے فریق مخالف کو دعوت فکر دی ہے۔

۵۔ قابلِ توضیح نکات کی وضاحت حواشی میں کی گئی ہے۔

۶۔ بطور دلیل ذکر کی جانے والی آیات معرب، مترجم و بحوالہ ہیں۔ حوالہ جات ان کے ساتھ درج ہیں جب کہ احادیث کا صرف ترجمہ دیا گیا ہے اور ان کے حوالہ میں محض کتاب کا نام ذکر کیا ہے۔

خصوصیات

۱۔ مصنف نے منکرین کے اعتقادات و اعتراضات کی تردید کرتے ہوئے بڑے اچھے انداز سے حجیت حدیث ثابت کی ہے نیز اس سے متعلق جملہ مباحث مثلاً نبی اکرمؐ کی شخصی اور منصبی حیثیت، سنت بحیثیت ماخذ شریعت، کتابت و حفاظت حدیث اور وضع حدیث جیسے موضوعات کو نہایت عمدہ پیرائے اور سلیس عبارت میں سمیٹا ہے۔

۲۔ حفاظت حدیث کے ضمن میں اہم کردار رکھنے والے مکثرین صحابہ، اکابر و اصاغر تابعین اور تبع تابعین کے اسمائے گرامی مع سن پیدائش و وفات فہارس کی صورت میں درج کیے گئے ہیں۔

۳۔ کتاب کے تیئیس (۲۳) سے زائد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ اس کی مقبولیت وافادیت کی واضح دلیل ہے۔

۴۔ ڈاکٹر سعد صدیقی نے علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت میں اس کی خدمت رفیق چودھری نے آسان علوم حدیث، رانا محمد اسحاق نے علوم حدیث رسولؐ، عبد الرحمٰن کیلانی نے آئینہ پرویزیت، ڈاکٹر فضل احمد نے تاریخ حفاظت حدیث واصول حدیث (مع منتخبات حدیث) اور ڈاکٹر عبد الروف ظفر نے علوم الحدیث فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

تجزیہ

ا۔ احادیث کا اندراج تحقیقی تقاضوں کے مطابق نہیں کیا گیا۔

۲۔ بعض مقامات پر طباعت کی غلطیاں بھی راقمہ کی نظر سے گذریں۔ مثلاً

انجام کی بجائے نجام[14] اور فائق کو فایق[15] لکھا ہے۔

صحیح مقام حدیث

مصنف: علامہ فضل احمد غزنوی، سن اشاعت: ۱۹۶۶ء، ناشر: مکتبہ سبحانی، شیش محل روڈ، لاہور صفحات: حصہ اول: ۳۲۸، دوم: ۲۴۵

مصنف کا تعلق صوبہ سندھ سے ہے۔ انہوں نے سندھی میں دو درجن کے قریب کتب لکھیں جن میں ایک سیرت النبی ہے۔ آپ نے تبلیغ اسلام میں کافی اہم کردار ادا کیا۔[16] موصوف ایک علمی شخصیت تھے۔ اُن کے پاس تیسری صدی ہجری سے لے کر ۱۹۵۴ء تک صحاح ستہ اور تیسری وچوتھی صدی ہجری میں لکھی جانے والی احادیث موضوعہ کے تمام نسخے موجود تھے۔[17]

کتاب ہذا غلام پرویز کی کتاب مقام حدیث کے جواب میں لکھی گئی ہے اور جن مباحث سے مصنف کا اتفاق تھا ان کو زیر بحث نہیں لایا گیا۔ کتاب دو حصوں میں ہے مگر دونوں حصے ایک ہی مجلد میں ہیں۔ حصہ اول کی تمہید میں پرویز کے افکار اور ان کی علوم اسلامیہ سے بے بہرگی ذکر کی گئی ہے۔ کتاب میں پرویز کی دورنگی (کہ قرآن کی تصدیق سے متعلق تو احادیث کو حجت مانتے ہیں لیکن جب یہی احادیث حجیت حدیث سے متعلق پیش کی جائیں تو انہیں رد کر دیتے ہیں)، مختلف پہلوؤں کے اعتبار سے حدیث کی اہمیت، منکرین کے ہاں چند آیات قرآنیہ کے مفاہیم، وضو، نماز پنجگانہ، لیلۃ القدر، ماہ رمضان، زکوۃ، کعبہ، باب کعبہ اور خانہ کعبہ کے سات بار طواف کرنے سے متعلق اختیار کردہ توجیہات اور قرآن کی موجودہ ترتیب کے بارے میں ان کی ایسی رائے نقل کی ہے جس سے ان کے ہاں حدیث کی حجیت اور اس کا وحی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مصنف نے اس بات کی وضاحت بھی کی ہے کہ اگر حضور ﷺ سے کچھ ایسا عمل سرزد ہو جاتا جو ان کی ذاتی رائے پر منحصر ہوتا جب کہ منشائے خداوندی کا مقتضاء کچھ اور ہوتا تو حضور ﷺ کو معاً تنبیہہ کر دی جاتی نیز بتقاضائے بشری آپؐ کے جو بھی اعمال، افعال یا اقوال ہیں وہ امت مسلمہ پر فرض نہیں۔ پھر آپؐ کی بشری ونبوی دونوں حیثیتوں کو بیان کرکے مجتہدین ومفسرین کے لیے ان دونوں کو ملحوظ رکھنا ضروری قرار دیا ہے۔ بعد ازاں غلام پرویز کے ایسے نظریات بیان کیے گئے ہیں جن کے متعلق قرآن خاموش ہے اور صرف احادیث سے ان کی تائید ہوتی ہے۔ حفاظت وکتابت حدیث سے متعلق ان کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔ آخر میں ایک سو انیس آیات مبارکہ اور پینتیس احادیث کے ذریعے حدیث کا وحی، حجت اور ماخذ دین ہونا ثابت کیا ہے۔ حصہ دوم تدوین حدیث سے متعلق ہے۔ اس میں آیات قرآنیہ کی روشنی میں امت محمدیہ کی حفاظت حدیث کے لیے کی گئی کاوشوں کا منشاء الٰہی پر مبنی ہونا، کتابت حدیث سے متعلق

اعتراضات کی تردید، جامعین حدیث کے طبقات، صحابہ کا حضور ﷺ سے والہانہ لگاؤ، موضوع احادیث کے اسباب، کتابت حدیث کے حوالے سے خلفائے راشدین کی مساعی جمیلہ، حضرت عمر فاروقؓ پر حضرت ابوہریرہؓ کو روایت حدیث سے منع کرنے کے حوالے سے اعتراض کی تردید اور ان کے ہاں حدیث کی حجیت، مکثرین بالخصوص حضرت ابوہریرہؓ کا تفصیلی تعارف، کتابت و تدوین حدیث کے سلسلہ میں تابعین عظام کی کاوشیں، جلیل القدر تابعین کے حالات زندگی، تبع تابعین کے دور میں لکھی جانے والی کتب کی فہرست، ائمہ اربعہ، ائمہ صحاح ستہ اور امام دارمی کا مختصر اًتعارف وغیرہ جیسے موضوعات شامل ہیں۔ تتمہ میں جلد دوم کے مباحث پر سرسری نظر ڈالی گئی ہے۔ آخر میں غلام احمد پرویز کے حدیث کے بارے میں ۱۹۳۵ء اور ۱۹۵۵ء کے نظریات کا تضاد بیان کیا ہے کہ انہوں نے پہلے مولانا مودودی کے مضمون اتباع واطاعت رسول کے جواب میں احادیث نبویہ کو حجت، ماخذ و اصول دین حتی کہ آپ ﷺ کی اطاعت دینی قیامت تک ہونے کا بھی اقرار کر لیا اور ۱۹۵۵ء میں ان سب سے منکر ہو گئے۔ مصنف نے مذکورہ حوالہ اس لیے دیا ہے کہ انہیں پرویز کے مواد کا علم ۱۹۵۴ء میں ہوا وگرنہ اس بات کا صحیح علم نہیں ہے کہ پرویز پہلے (۱۹۳۵ء کے) عقائد سے کب مرتد ہوئے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین نہیں دی گئی۔

۲۔ آیات قرآنیہ اور احادیث مترجم لیکن مکمل حوالہ کے بغیر ہیں۔ عربی کتب کے اقتباسات کا اہتمام نہیں ہے۔ حوالہ جات عبارت کے ساتھ ہی درج ہیں۔

۳۔ فارسی اور اردو اشعار بھی بطور استدلال موجود ہیں۔

۴۔ پرویز اور دیگر منکرین کے اعتراضات کا رد دلائل نقلیہ وعقلیہ سے کیا گیا ہے۔

۵۔ مصنف نے سخت الفاظ کا استعمال بھی کیا ہے مثلاً پرویز کو عیار، چالاک، دجال اور ابلیس کہا ہے۔

۶۔ عبارت میں جہاں وضاحت درپیش ہو اسے بین القوسین اپنے نام کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۷۔ فہرست مصادر موجود نہیں ہے۔

خصوصیات

۱۔ مصنف نے آیات بینات سے یہ ثابت کیا ہے کہ احادیث نبویہ بھی قرآن ہی کی طرح محفوظ اور ان کا مرتبہ وجوب عمل میں اس کے مثل ہے اور حضور ﷺ کو قرآن کے علاوہ اسی کی مانند وحی بھی دی گئی ہے لہٰذا احادیث حجت دین، ابدی اور اسلام کا دوسرا ستون ہیں۔

۲۔ مصنف نے دلچسپ اسلوب اختیار کرتے ہوئے پرویز کی ایسی عبارات نقل کی ہیں جن سے خود ان کا حدیث کا معترف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً مصنف نے ایک مقام پر ان کا یہ اعتراف نقل کیا ہے۔

روایات سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ کچھ اور متفرق چیزیں بھی حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق قلمبند ہوئی تھیں مثلاً تحریری معاہدات، احکام وفرامین وغیرہ جو حضور ﷺ نے قبائل یا اپنے عمال کے نام بھیجے۔[18]

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرنے والے ایک سو تین (۱۰۳) اصحاب کے اسمائے گرامی درج کرنا کتاب کی اہم خوبی

ہے۔

۴۔ مصنف نے حجیت حدیث کو بانگ دہل بیان کرتے ہوئے منکرین کے لیے چیلنج کی زبان بھی استعمال کی ہے جس سے ایک قاری حجیت حدیث کے حوالے سے زیادہ پر اعتماد دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر مصنف اس طرح لکھتے ہیں۔

آؤ اور آج ایک بھی ایسی حدیث دکھلاؤ جو موضوع ہو اور ہماری کتب موضوعات میں موجود نہ ہو تو ہم تمہارے دعاوی مان لیں گے۔[19]

صحیح بخاری، صحیح مسلم اور موطا امام مالک سے ایک بھی حدیث موضوع ثابت کر دو تو ہم آپ کے دعاوی مان لیں گے۔[20]

ماخذ و مصادر

مصنف نے اس کتاب میں تہذیب التہذیب، طبقات ابن سعد، تذکرۃ الحفاظ اور الاکمال فی اسماء الرجال سے استفادہ کیا ہے۔

تجزیہ

حوالہ دینے کا معیار تحقیقی نوعیت کا نہیں۔ مصنف نے حوالہ جات میں صرف کتاب کا نام ذکر کیا ہے۔ نیز فہرست مصادر بھی موجود نہیں ہے۔

ضرورت حدیث

مصنف: صدر الدین، سن اشاعت: ۱۹۵۵ء، ناشر: احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، احمدیہ بلڈنگس، لاہور۔۔۔ صفحات: ۳۱۶

اس کتاب کو منکرین کے درج ذیل اعتراضات کی تردید میں تحریر کیا گیا ہے۔i۔ حدیث کو تاریخی حیثیت کے سوا اور کسی قسم کا دینی مرتبہ نہیں دیا جا سکتا۔ii۔ اللہ اور رسول کی اطاعت سے مراد مرکز ملت کی اطاعت ہے۔ آپؐ کی اطاعت آپؐ کی حیات تک محدود تھی۔ اب اطاعت رسول کا اطلاق مرکز ملت کی اطاعت پر ہوگا۔iii۔ حضور ﷺ کی اطاعت بحیثیت صدر یا بطور مرکز ملت کے تھی۔ اس لیے اب ان کی جگہ مرکز ملت کی اطاعت کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ مرکز ملت کے لیے حدیث کی پابندی کرنا ضروری نہیں بلکہ وہ پیش آمدہ صورتحال کے لحاظ سے نیا طریق اختیار کرنے کی مجاز ہوگی اور کوئی شخص اس پر اعتراض نہیں کر سکے گا۔ حضور ﷺ اور ان کے خلفاء کا طریق کار ہمارے لیے صرف قانونی نظائر کی حیثیت رکھتا ہے اور جس طرح ہائی کورٹ کے فیصلے کسی کو قانون کی نئی تشریح کرنے سے مانع نہیں ہوتے اسی طرح حدیث قانون ساز اسمبلی کو نئے فیصلے دینے سے نہیں روک سکتی۔iv۔ حضور ﷺ کے مرتب کردہ قوانین صرف عرب قوم کے لیے خاص تھے۔v۔ آیت مبارکہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول والو الامر منکم میں اللہ اور رسول کی اطاعت غیر مشروط جب کہ اولوالامر کی مشروط ہے۔[21]

کتاب چار حصوں میں منقسم ہے۔ دیباچہ میں منکرین کے نظریات کی تردید اور وجہ تالیف بیان کی گئی ہے۔ حصہ اول میں حجیت حدیث کو درج ذیل پہلوؤں سے ثابت کیا گیا ہے۔i۔ قرآن حضور ﷺ کی قبل اور بعد از نبوت حیات مبارکہ کے مطالعہ اور آپؐ کی اتباع کا حکم دیتا ہے۔ آپؐ کے اسوہ اور خلق عظیم سے آگاہی کا ذریعہ احادیث ہی تو ہیں۔ii۔ آنحضور ﷺ سے منقول قرآن کی تفسیر تمام مفسرین کی تفاسیر پر ترجیح رکھتی ہے اس کا ماخذ بھی کتب احادیث ہیں۔iii۔ غزوات نبوی اور فتح مکہ سے متعلق تمام تفصیلات کتب احادیث میں ہی ملتی ہیں۔ نیز بہت سی آیات ایسی ہیں جن کے احکام و مفاہیم سے آگاہی صرف احادیث کے ذریعے ممکن ہے۔ حصہ دوم میں حضور ﷺ کی پیشین گوئیوں اور رؤیا و خواب پر مبنی احادیث ذکر کی گئی ہیں۔ منکرین کا ایک

گروہ ایسی احادیث کو قابلِ حجت نہیں سمجھتا۔ ان کی حجیت کے ضمن میں مصنف نے ایسی آیات بھی بیان کی ہیں جن میں غلبہ روم، بنی اسرائیل و عیسائیوں کی تباہی اور دیگر پیشینگوئیاں ذکر کی گئی ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ ان احادیث کا انکار یقیناً ان آیات کا انکار بھی ہوا کیونکہ وہ بھی اسی نفس مضمون کی حامل ہیں۔ حصہ سوم میں ایک ہی موضوع سے متعلق آیات واحادیث بیان کی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ احادیث قرآن کی تفسیر ہیں گویا حجت ہیں۔ حصہ چہارم میں ابتدائی تعارف میں ذکر کردہ منکرین کے اعتراضات کی تردید کرکے حجیت حدیث ثابت کی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں منطقی اعتبار سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ جس طرح مادی حیات کی بقاء کے لیے آفتاب کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی حیات کی بقاء کے لیے بھی ایک آفتاب رحمۃ للعالمین درکار ہے جس کا فیض کبھی منقطع نہ ہوگا اور اس نور کو مٹانے کی کوشش بے سود اور نافرمانی باعث ہلاکت ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔ مصنف نے ابواب بندی کیے بغیر مختلف پہلوؤں کے اعتبار سے حدیث کی اہمیت بیان کی ہے۔

۳۔ آیات واحادیث کا متن عموماً معرب ہے۔ بعض مقامات پر ترجمہ اور حوالہ بھی موجود ہے۔

۴۔ منکرین کے اعتراضات کی تردید دلائل نقلیہ وعقلیہ کی روشنی میں کی گئی ہے۔

خصوصیات

۱۔ کتاب میں متعلقہ موضوع پر آیات واحادیث سے عمدگی کے ساتھ استدلال کیا گیا ہے۔

۲۔ مصنف نے حجیت حدیث کا یہ پہلو نہایت اچھے انداز سے بیان کیا ہے کہ احادیث کی ایک کثیر تعداد آیات قرآنیہ کی تفسیر ہے۔ مثلاً اس ضمن میں ایک حدیث کی وضاحت ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث مبارکہ لا فضل لعربی علی عجمی ولا لاسود علی احمر ولا فضل لعجمی علی عربی ولاحمر علی اسود الا بالتقوی آیت مبارکہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللهِ اَتْقٰكُمْ کی تفسیر ہے۔

۳۔ مصنف نے منکرین حدیث کے غیر معقول، ضرر رساں اور دل آزار خیالات کے تمام پہلوؤں پر بحث کی ہے اور ان پر حجت قائم کی ہے کہ فہم قرآن کے لیے حدیث از بس ضروری، عین منشاء الٰہی اور دین اسلام کا جزو اعظم ہے۔

۴۔ منکرین کو بارہا غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے کہ خود کو اہل قرآن گردانتے ہیں لیکن حقیقتاً قرآن کے احکامات پر بھی عمل پیرا نہیں کیونکہ قرآن میں تو اطاعت رسول کا بھی حکم ہے۔

۵۔ منکرین کے اس اعتراض کہ حضور ﷺ کی احادیث صرف عرب قوم کے لیے خاص تھیں کے رد میں ایک سو ایک ایسی احادیث بیان کی ہیں جو کسی خاص قوم یا وقت کے لیے نہیں بلکہ ان کا نفع عام اور ہر زمانہ کے لیے ہے۔

۶۔ مصنف نے حدیث کی ثقاہت اور اس کی روایت میں صحابہ کی محتاط روش کو آنحضور ﷺ کے شاہ مقوقس کے نام لکھے گئے تبلیغی خط کی کاپی اور صحیح بخاری میں اس حوالے سے پائی جانے والی روایت کو درج کرکے ثابت کیا ہے کیونکہ ان دونوں کے مضمون میں کوئی فرق نہیں ہے۔

تجزیہ

۱۔آیات واحادیث عموماً بغیر حوالہ کے درج ہیں۔

۲۔کتاب میں کہیں کہیں طباعت کی غلطیاں موجود ہیں۔مثلاً شاہ روم کی بجائے شاہ شام[22] لکھا ہے۔

ضربِ حدیث

مصنف: محمد صادق سیالکوٹی، سن اشاعت: س۔ن، ناشر: کتاب وسنت، سیالکوٹ۔۔۔ صفحات: ۴۰۸

کتاب ہذا میں غلام احمد پرویز کے نظریات کی تردید، حدیث کی اہمیت وحجیت اور قرآن کی مانند اس کا ابدی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔مذکورہ بالا مطبع کے علاوہ یہ نعمانی کتب خانہ لاہور سے بھی شائع ہوئی ہے۔

پیش لفظ میں حدیث کا مفہوم اور اس کی حجیت بیان کی گئی ہے۔ مندرجات کتاب میں اسلام کا دین کامل ہونا، اتباع رسول کی اہمیت، حدیث کی حجیت، فتنہ انکار حدیث کی پیشینگوئی سے متعلق حدیث لاالفین احدکم متکئا علی اریکتہ کا مصداق عبداللہ چکڑالوی کو قرار دینا، منکرین کا اسوۂ رسول سے محروم ہونا، ان کی تحریروں کے اثرات، غلام احمد پرویز کے حدیث کے علاوہ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، صدقات، خیرات اور اسلام کے دیگر معتقدات سے متعلق اعتراضات و نظریات کی تردید، منکرین حدیث کی سزا، حدیث کے وحی ہونے پر قرآنی دلائل، کتابت وحجیت حدیث سے متعلق اعتراضات کا رد، دلائل نقلیہ وعقلیہ سے خبر واحد کی حجیت، آیات مبارکہ وارشادات نبویہؐ کی روشنی میں حجیت حدیث نیز امام شوکانیؒ، سیوطیؒ، شافعیؒ اور عبدالقادر جیلانیؒ کے ہاں سنت کا مقام شامل ہیں۔آخر میں مصنف نے قرآن کو نسخہ کیمیا قرار دیتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے حدیث کی ضرورت واضح کی ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین دی گئی ہے۔

۲۔کتاب میں ابواب و فصول بندی نہیں کی گئی۔

۳۔آیات واحادیث معرب مع ترجمہ وبحوالہ ہیں۔البتہ احادیث کے حوالہ میں زیادہ تر صرف کتاب کے نام پر اکتفا کیا گیا ہے نیز عربی کتب کے اقتباسات نقل کیے گئے ہیں اور حوالہ جات ان کے ساتھ درج ہیں۔

۴۔غلام احمد پرویز کے نظریات ان کی کتب مقام حدیث، سلیم کے نام اور قرآنی فیصلے سے من وعن نقل کیے گئے ہیں اور ان کی وضاحت کرکے تفصیلاً تردید کی گئی ہے۔

۵۔ فارسی، اردو اور عربی اشعار سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔

۶۔ قابلِ توضیح نکات کی وضاحت حواشی میں ہے۔

خصوصیات

۱۔ حدیث کی حجیت، اہمیت اور استجابت سے متعلق دلائل قرآنیہ بکثرت بیان کیے گئے ہیں۔ اطاعت رسول اور حجیت حدیث سے متعلق ہر آیت کو الگ الگ عنوان کے تحت ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔کتاب میں حجیت حدیث بڑی سادہ، عام فہم اور عملی و سائنسی امثلہ کے ذریعے بیان کی گئی ہے۔ مثلاً ایک مقام پر مصنف لکھتے ہیں کہ:

دواساز جب کوئی نئی دوا بناتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس کی ترکیب استعمال کی وضاحت بھی کرتا ہے۔
جب بھی ہم کوئی دوا بازار سے لائیں تو اس میں ایک پرچہ ہوتا ہے جس پر دوا کے استعمال کا طریقہ لکھا ہوتا ہے اور مریض کے لیے اس پر عمل کرنا لازم ہوتا ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو یہ دوا اس کے لیے نافع ہونے کی بجائے مضر ثابت ہو گی پس اسی طرح قرآن کی مثال ہے۔ خدا نے قرآن پاک نازل فرمایا اور اس پر عمل کرنے کا طریقہ حضور ﷺ کے ذمے لگایا اگر ہم حدیث کو چھوڑ کر قرآن پر عمل کریں تو ایسا ناممکن ہے۔ [23]

اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

انجکشن تین طرح سے لگایا جاتا ہے وریدی، عضلی، جلدی، اب اگر ڈاکٹر کی ہدایت کے بغیر انسان اپنی مرضی سے وریدی کو عضلی میں لگا دے تو یہ مضر ثابت ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی قرآن کو شارح کی ہدایت کے بغیر پڑھے گا تو یہی نتیجہ نکلے گا۔ [24]

۳۔ مصنف نے حدیث کی حجیت کو بڑے اچھے انداز سے ثابت کیا ہے کہ اگر اسے حجت نہ مانا جائے تو ارکان اسلام کی ہیئت ہی بدل جائے گی۔ مثلاً صلوٰۃ کے لغوی معانی تو متعدد ہیں جیسے دعا کرنا، آگ سینکنا اور گوشت بھوننا وغیرہ۔ اگر ہر کوئی اپنی مرضی سے صلوٰۃ کی تشریح کرنے لگے یعنی اگر کوئی دعا کرے اور کہے کہ یہ نماز ہے اور اسی طرح اگر کوئی موسم سرما میں آگ سینکے اور کہے کہ یہ نماز ہے اس سے تو نماز کی ہیئت تبدیل ہو جائے گی یہی حال دوسرے ارکان کا ہو گا۔

۴۔ بعض آیات کے انگریزی تراجم بھی دیئے گئے ہیں۔

۵۔ عمر فاروق سلفی نے اتباع سنت اور عبد الرحمٰن کیلانی نے آئینہ پرویزیت میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

۶۔ طباعت کی اغلاط شاذ و نادر ملتی ہیں۔

ماخذ و مصادر

مصنف نے ارشاد الفحول، مفتاح الجنتہ فی الاحتجاج بالسنۃ، فتح الباری، فتوح الغیب، المنجد، فیروز اللغات اور معجم العربیہ جیسے ماخذوں سے استفادہ کیا ہے۔

تجزیہ

کتاب میں تکرار پائی جاتی ہے جس سے قاری اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ خود مصنف کو بھی اس کا اقرار ہے لیکن اس کی توجیہہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

جس طرح نماز اور زکوٰۃ کا حکم بار بار آیا ہے حالانکہ ایک ہی مرتبہ سے فرضیت ثابت ہو جاتی ہے اسی طرح میں نے حدیث کو دین اسلام ثابت کرنے کے لیے بار بار قرآنی دلائل پیش کیے۔ [25]

قرآن و حدیث

مصنف: مولانا قاری محمد طیب، سن اشاعت: س۔ن، ناشر: ادارہ علوم شرعیہ، کراچی۔۔۔ صفحات: ۱۳۵

کتاب ہذا مصنف کا ایک مقالہ ہے جسے بعد میں کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس میں حدیث کے منزل من اللہ

ہونے، خدا کی طرف سے اس کی حفاظت اور اقسام حدیث کو قرآن سے ثابت کرکے حدیث کی حجیت، عظمت اور اہمیت بیان کی گئی ہے۔ یہ مقالہ قاضی عبدالرحمٰن کے زمانہ میں شائع کردہ اس قرآن مجید کا مقدمہ بھی ہے جس میں ایک ترجمہ حضرت شاہ عبد القادر اور دوسرا مولانا محمود حسن کا ہے اور حاشیہ پر ایک تفسیر موضح القرآن اور دوسری مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہے۔[26] کتاب پر سن اشاعت درج نہیں مگر عرض ناشر ۱۳۷۸ھ کی لکھی ہوئی ہے۔کتاب مجلد اور عمدہ سرورق کی حامل ہے۔

مصنف نے اسلام کا آخری دین ہونا، اس کی محفوظیت کی مختلف صورتیں، کتاب اللہ اور سنت کا دین کی ایک مستقل حجت ہونا، اجماع و قیاس کی تفریعی حیثیت، کتاب اللہ اور حدیث کا حجۃ مستقلہ ہونے کے حوالے سے فرق، انبیائے کرام کا اللہ تعالیٰ اور انسان کے مابین واسطہ وصول و قبول ہونا، حدیث کے بغیر قرآن فہمی کا ناممکن ہونا، الفاظ قرآنی کی طرح ان کے معانی (احادیث) کا منزل من اللہ ہونا، اس نکتہ کی وضاحت کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور ﷺ پر نزول قرآن کے ساتھ ساتھ اس کے شرح و بیان کا ذمہ بھی خود لیا ہے، آپؐ کا یہ فرض منصبی قرار دیا جانا کہ جس طرح آپؐ کو مرادات ربانی سمجھائے گئے اسی طرح آپؐ ان کو امت تک پہنچائیں، حدیث کی مختلف جہتوں کا ذکر، اس کے احکام کا قرآن سے ماخوذ اور اس کا بیان ہونا، قرآن، فقہ اور حدیث کا باہمی ربط نیز اس بات کی وضاحت بھی کی ہے کہ قرآن کی طرح حدیث قطعی ہے اس میں اگر ظنیت ہوگی تو وہ باعتبار سند ہوگی اور سند کا ضعیف ہونا انکار حدیث کا متقاضی نہیں البتہ سند میں کلام کی گنجائش پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ رواۃ اور اوصاف رواۃ کے اعتبار سے اقسام حدیث کی وضاحت، ان کی حجیت اور تحمل وادائے حدیث کے طریقوں کو قرآن سے ثابت کرنا، الفاظ قرآن اور اس کے معانی و مرادات (احادیث) کا منزل من اللہ و تاقیامت محفوظ ہونا، حفاظت حدیث کے مختلف ادوار، منکرین، وضاعین اور محرفین حدیث کے متعلق حضور ﷺ کی پیشینگوئیاں اور آخر میں قرآن پاک کے چند فارسی اور اردو تراجم کا تذکرہ کیا ہے۔

اسلوب

۱۔ فہرست مضامین نہیں دی گئی۔

۲۔کتاب ابواب و فصول بندی کے بغیر ہے۔

۳۔آیات واحادیث غیر معرب لیکن مترجم ہیں، آیات کا حوالہ نہیں دیا گیا جب کہ احادیث کے حوالہ جات میں صرف کتاب کا نام ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے اور ان کے حوالہ جات ساتھ ہی درج ہیں۔

۴۔ تحریر دیگر کتب کی بہ نسبت مشکل ہے۔ مطالعہ کے لیے تامل و تحمل درکار ہے۔

خصوصیات

۱۔ یہ اپنے موضوع پر ایک عمدہ کاوش ہے۔ مصنف نے اس میں منفرد انداز سے بیان کیا ہے کہ راویوں کی عددی قلّت، کثرت اور وحدت و تعدد کے اعتبار سے اقسام حدیث کی بنیادیں، راویوں کے وہ اوصاف واخلاق جن سے ان کی روایت قابل قبول ہوتی ہے اور پھر ان میں بھی وہ مرکزی صفات (عدالت و ضبط) جن کی طرف تمام اوصاف رواۃ رجوع کرتے ہیں اور ان میں فقدان کی وجہ سے جو مطاعن پیدا ہوتے ہیں ان کی اصلیں قرآن ہی کی عطا کردہ ہیں۔ غرض حدیث کی روایت کے اصول وفروع کی تاسیس قرآن کریم نے رکھی۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ حدیث کی جنس ہی نہیں بلکہ اس کی اقسام اور اساسی اوصاف تک کی بنیاد بھی قرآن ہی کی متعین کردہ ہے۔ اس سے حدیث کا حجۃ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ خبر واحد کی حجیت کو قرآن میں مذکور فرشتوں، انبیاء، غیر انبیاء کی خبروں کے نظائر اور فاسق کی خبر کے تحقیق کے بعد قبول کرنے سے استدلال کرتے ہوئے بڑے اچھے انداز سے ثابت کیا ہے۔

۳۔ مصنف کے اس مقالہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ یہ مولانا شبیر احمد عثمانی کی فضل الباری شرح اردو صحیح بخاری میں بھی بطور مقدمہ شامل ہے۔

تجزیہ

۱۔ آیات واحادیث کے حوالہ جات تحقیقی تقاضوں پر پورا نہیں اترتے۔

۲۔ کتاب میں طباعت کی غلطیاں موجود ہیں۔ مثلاً

تراجم کو متراجم [27] اور آیت مبارکہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ کی جگہ مَنْ اَطَاعَ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ [28] لکھا ہے۔

حجیتِ حدیث پر کتب کے تراجم

حجیتِ حدیث پر اُردو زبان میں مصنفات و مرتبات کے علاوہ عربی زبان میں لکھی جانے والی کتب کے تراجم بھی کیے گئے ہیں جن میں سے چند معروف کا تذکرہ افادہ سے خالی نہ ہوگا۔

اسلام میں سنت وحدیث کا مقام

مترجم: ڈاکٹر مولانا احمد حسن ٹونکی، سن اشاعت: ۱۳۸۰ھ [29] ، ناشر: مکتبہ بینات، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

صفحات جلد اول: ۵۳۹، دوم: ۴۳۱

کتاب ہٰذا مصطفیٰ حسن السباعی کی تصنیف السنۃ و مکانتہا فی التشریع الاسلامی کا ترجمہ ہے۔ یہ موصوف کا ۱۳۴۹ھ میں جامعہ ازہر کلیۃ الشریعۃ میں ایم اے عالمیہ کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے لکھا جانے والا مقالہ ہے۔ اس کے کچھ حصے قاہرہ اور دمشق سے شائع ہونے والے علمی اور دینی رسائل میں چھپے۔ بعد میں اس کی افادیت کے پیشِ نظر حضرت ابوہریرہؓ پر ہونے والے اعتراضات کے اضافے کے ساتھ اسے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔

کتاب نہایت فصیح و بلیغ ادبی زبان اور شیریں و شگفتہ اسلوب میں لکھی گئی ہے۔ اس میں مصنف نے تفصیل واہتمام کے ساتھ تحریکِ استشراق کی تاریخ بیان کی ہے۔ انہوں نے یورپ کی بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں مباحثے کرکے گولڈ زیہر کے دجل وفریب اور سائنٹفک ریسرچ کے نام سے اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے کی ناپاک کوششوں اور مجرمانہ خیانت کا پردہ چاک کیا حتی کہ مستشرقین سے ان کی بددیانتی کا اقرار کروایا۔ اتنی تفصیل کے ساتھ یہ بحث کسی اور کتاب میں موجود نہیں ہے۔ کتاب کا یہ حصہ خصوصاً یونیورسٹیوں اور کالجوں میں یہودی اور عیسائی مصنفین واساتذہ کے زیر تربیت پروان چڑھنے والی سادہ لوح اور مرعوب نسل کے لیے بے حد کارآمد ہے چنانچہ اس کا ترجمہ بھی اسی پہلو کے پیشِ نظر کیا گیا ہے۔ اس پر نظر ثانی مولانا محمد ادریس میرٹھی نے کی ہے۔

مترجم عربیہ اسلامیہ کراچی کے فارغ التحصیل اور کراچی یونیورسٹی کے اساتذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے اس کا ترجمہ تحت اللفظ کیا ہے۔ نظر ثانی کرنے والے بھی اسی مدرسہ کے درجہ تخصص فی الحدیث کے استاد ہیں۔ انہوں نے زبان کی شگفتگی، سلاست

اور روانی کو پیش نظر رکھا ہے۔ کتاب کی دونوں جلدیں مجلد ہیں۔ یہ لائبریریوں اور بازار میں عام دستیاب ہے۔

کتاب دو جلدوں اور تین ابواب پر مشتمل ہے۔ جلد اول کے آغاز میں محمد یوسف بنوری نے فتنہ انکار حدیث کی تاریخ، مستشرقین کی حدیث دشمنی، حجیت حدیث اور اس پر لکھی جانے والی چند کتب کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے بعد مترجم نے فتنہ استشراق پر روشنی ڈالی ہے۔ مقدمۂ مصنف میں سنت کی اہمیت، اس کی مخالفت و عداوت کی وجوہ، عہد حاضر کے مؤلفین کا مستشرقین کی پیروی کرنا اور پروفیسر محمود ابوریہ کی کتاب اضواء علی السنۃ المحمدیہ پر اجمالی تبصرہ کیا گیا ہے۔ باب اول چار فصول پر مشتمل ہے۔ فصل اول میں سنت کا تعارف، اہمیت، صحابہ کا تمسک بالحدیث، عہد رسالت میں ممانعت کتابت حدیث کے اسباب، اباحت و ممانعت کتابت والی روایات میں تطبیق، روایت حدیث کے لحاظ سے صحابہ کے مختلف درجات اور اس میں ان کی محتاط روش جیسے موضوعات شامل ہیں۔ فصل دوم میں وضع حدیث کے اسباب و محرکات کا بیان ہے۔ فصل سوم میں تحریکِ وضع حدیث کے تدارک کے حوالے سے محدثین کرام کی کوششوں کا ذکر ہے۔ فصل چہارم میں محدثین کی ان کاوشوں کے فوائد و ثمرات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ باب دوم مختلف زمانوں میں سنت کے حوالے سے اٹھنے والے شکوک و شبہات سے متعلق ہے۔ اس کی سات فصول ہیں۔ فصل اول میں شیعہ اور خوارج کے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔ فصل دوم عہد قدیم کے منکرین کے اشکالات کے ازالہ سے متعلق ہے۔ فصل سوم میں عہد حاضر کے منکرین کے شکوک و شبہات کا رد کیا گیا ہے۔ فصل چہارم خبر واحد کی عدم حجیت کے قائلین کے افکار کی تردید سے متعلق ہے۔ فصل پنجم میں معتزلہ اور متکلمین کے شکوک و شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ فصل ششم میں استاد احمد امین بصری کی کتاب فجر الاسلام کی فصل الحدیث میں بیان کردہ اعتراضات ان کی تردید کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں۔ جلد دوم کا آغاز فصل ہفتم سے ہوتا ہے اس فصل میں حضرت ابوہریرہؓ کے حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر محمود ابوریہ کی کتاب اضواء علی السنۃ المحمدیہ میں بیان کردہ اعتراضات کی تردید اور ان کی مذکورہ کتاب پر تنقید کی گئی ہے۔ فصل ہشتم میں گولڈزیہر کے امام زہریؒ اور حدیث پر کیے گئے اعتراضات کی تردید کی گئی ہے۔ باب سوم تین فصول پر مشتمل ہے۔ فصل اول میں قرآن کے ساتھ سنت و حدیث کے مقام و مرتبہ اور سنت کے احکام شرعیہ کا مستقل ماخذ ہونے کے قائلین و عدم قائلین کے دلائل بیان کرتے ہوئے بحث کی گئی ہے۔ فصل دوم میں سنت کے مبنی بر قرآن ہونے کی مختلف طریقوں سے وضاحت کی گئی ہے۔ فصل سوم میں قرآن سے حدیث اور حدیث سے قرآن کے منسوخ ہونے یا نہ ہونے سے متعلق مباحث شامل ہیں۔ کتاب کے خاتمہ میں ائمہ اربعہ اور ائمہ صحاح ستہ کا تعارف کرایا گیا ہے۔

مترجم کا اسلوب

۱۔ ترجمہ کے آغاز میں تعارف از یوسف بنوری اور فتنہ استشراق کا اضافہ کیا ہے۔

۲۔ مترجم نے اپنی وضاحت کو بین القوسین لکھا ہے۔ مزید یہ کہ ذیلی عناوین کے اضافہ اور تفصیلی فہرست مضامین بنا کر قارئین کے لیے کتاب سے استفادہ آسان بنا دیا ہے۔

۳۔ ترجمہ کے ساتھ ساتھ حواشی میں گراں قدر معلومات فراہم کی ہیں نیز ادریس میرٹھی کی توضیحات کے ساتھ محشیٰ لکھا ہے۔

۴۔ فارسی اشعار سے استدلال اور کتب کے نام خط کشیدہ کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

۵۔ بعض مقامات پر مصنف کے غیر مکمل حوالہ جات کو مکمل کیا ہے جیسے مصنف نے صحیح مسلم کا صرف نام لکھا ہے[30] لیکن مترجم نے اس میں جلد اور صفحہ نمبر کا اضافہ کیا ہے۔[31]

مترجم اور مصنف کے اسلوب میں فرق

۱۔ ترجمہ میں آیات غیر معرب جب کہ کتاب میں زیادہ تر معرب ہیں۔

۲۔ بعض مقامات پر مصنف کے حوالہ جات مترجم نے حذف اور بعض پر نامکمل درج کیے ہیں۔ جیسے مصنف نے ابن قیمؒ کا اقتباس[32] بحوالہ جب کہ مترجم نے بغیر حوالہ کے درج کیا ہے۔[33] اسی طرح ایک جگہ ابن حزمؒ کا بحوالہ اقتباس[34] ترجمہ میں صرف مصنف کے نام کے ساتھ ہے۔[35]

۳۔ ترجمہ میں ضمیمہ پہلے اور فہرست مصادر بعد میں جب کہ کتاب میں اس کے برعکس ہے۔

۴۔ فہرست مصادر کے مندرجات کی ترتیب میں بھی دونوں کے ہاں فرق پایا جاتا ہے۔

ترجمہ کا معیار

ترجمہ، سلیس، عمدہ اور رواں ہے۔ دوران مطالعہ بالکل محسوس نہیں ہوتا کہ ہم کوئی ترجمہ پڑھ رہے ہیں۔

طباعت کی غلطیاں

کتاب میں کہیں کہیں طباعت کی غلطیاں ہیں۔ مثلاً

امام کو اما[36] اور الموافقات کی بجائے المواقعات[37] لکھا ہے۔

حدیث رسول کا تشریعی مقام

مترجم: غلام احمد حریری، سن اشاعت: ۲۰۰۶ء، ناشر: ملک سنز ناشران و تاجران کتب، فیصل آباد صفحات: ۶۸۴

یہ مصطفیٰ السباعی کی کتاب کا دوسرا ترجمہ ہے۔ پہلی بار یہ ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا۔ زیر استعمال نسخہ مجلد اور عمدہ کاغذ پر طبع شدہ ہے۔ لائبریریوں اور بازار میں عام دستیاب ہے۔ یہ ترجمہ ایک دفعہ ملک برادر کارخانہ بازار لائل پور سے بھی شائع ہو چکا ہے۔ آغاز میں مترجم نے پیش لفظ لکھا ہے۔ دیگر مشتملات و مندرجات گذشتہ تبصرہ کے تحت آ چکے ہیں۔

مترجم کا اسلوب

۱۔ مترجم نے آیات واحادیث کو نمایاں اور احادیث کو معرب کیا ہے۔

۲۔ متن میں اپنی وضاحت کو بین القوسین لکھا ہے۔

۳۔ مختلف عناوین کو مزید ذیلی عناوین میں تقسیم کیا ہے اور فہرست مضامین میں ان سب کو درج کیا ہے۔

۴۔ ترجمہ میں فارسی و عربی مصرعوں، فارسی ضرب الامثال اور اردو اشعار سے بھی استدلال کیا ہے۔

مترجم اور مصنف کے اسلوب میں فرق

۱۔ ترجمہ میں حوالہ جات عبارت کے ساتھ ہیں جب کہ کتاب میں یہ حواشی میں دیئے گئے ہیں۔

۲۔ مترجم نے اگرچہ مصنف کے دیئے گئے حوالہ جات نہایت دیانتداری سے نقل کیے ہیں لیکن بعض مقامات پر یہ نامکمل بھی ہیں۔ مثلاً فتح الملہم اور قواعد التحدیث کے حوالہ کو مترجم نے صرف کتاب اور مصنف کے نام تک محدود رکھا ہے۔[38]

۳۔ مترجم نے ضمیمہ اور فہرست مصادر کے اندراج کو بھی قابلِ اعتناء نہیں سمجھا۔

ترجمہ کا معیار

ترجمہ سلیس، بامحاورہ اور متن کے قریب تر ہے لہٰذا اسے اس کتاب کے عمدہ تراجم میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

طباعت کی اغلاط

کتاب میں طباعت کی غلطیاں شاذ و نادر ہیں صرف ایک مقام نظر میں آیا ہے جہاں تانیب الخطیب کی جگہ تانیف الخطیب[39] لکھا ہے۔

حجیت سنت

مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی، سن اشاعت: ۱۹۹۷ء، ناشر: عالمی ادارہ فکر اسلامی، اسلام آباد، وبہ اشتراک ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد صفحات: ۸۹۳

کتاب ہذا مشہور ازہری عالم شیخ عبد الغنی عبد الخالق کی تصنیف حجیۃ السنۃ کا ترجمہ ہے۔ یہ دراصل مصنف کا جامعۃ الازہر میں ڈاکٹریٹ کی سند کے لیے پیش کیا جانے والا تحقیقی مقالہ ہے جو کتابی شکل میں شائع ہوا۔ اس کا بنیادی موضوع دلائل و براہین کی روشنی میں سنت رسول ﷺ کے مقام و مرتبے کا تعین ہے۔ مصنف نے نہایت شرح و بسط اور پرزور دلائل کے ساتھ حجیت سنت ثابت کی ہے۔ کتاب کے تمام ابواب قابلِ قدر ہیں لیکن اس کا باب دوم اہم ترین ہے جس میں سنت کی حیثیت کو عصمت انبیاء کے تصور سے مربوط کیا گیا ہے یہ کہنا شاید مبالغہ پر مبنی نہ ہو کہ یہ بحث جتنی تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں پیش کی گئی ہے وہ موجودہ دور کی شاید ہی کسی اور تصنیف میں نظر آئے۔ جناب مصنف نے کتاب میں متنوع فنی مباحث کو موضوع سخن بنایا ہے اور اس سلسلے میں استدلال و استنباط کے لیے قدیم و جدید ماخذ مثلاً فتح الباری، الرسالۃ، الاحکام فی اصول الاحکام، معرفۃ علوم الحدیث، جامع بیان العلم، میزان الاعتدال، فتح المغیث اور اعلام الموقعین وغیرہ سے اقتباسات نقل کیے ہیں۔ جن میں سے بعض کے ابہام کی جانب حواشی میں اشارہ بھی کیا ہے۔ کتاب عمدہ سرورق کی حامل اور ۵۹۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ دار القرآن الکریم بیروت سے ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کا زیرِ استعمال نسخہ ماہنامہ محدث کی لائبریری میں موجود ہے۔ کتاب کی انہی جملہ خصوصیات کی بنیاد پر اس کو اردو زبان میں منتقل کیا گیا ہے۔ اس پر نظر ثانی ڈاکٹر محمد میاں صدیقی اور ڈاکٹر احمد حسن نے کی ہے۔

کتاب ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ حرف آغاز ظفر اسحاق انصاری نے لکھا ہے جس میں کتاب کا مختصراً تعارف کرایا گیا ہے۔ اس کے بعد مصنف کا تعارف ہے۔ مقدمہ میں کتاب کی تالیف کا پسِ منظر اور مشتملات بیان کیے گئے ہیں۔ باب اول میں سنت کے لغوی، فقہی اور اصولی معانی واضح کیے گئے ہیں۔ باب دوم میں حجیت سنت کی اساس کے طور پر عصمت انبیاء کو موضوع بحث بنایا گیا ہے اور مفصل و مدلل بحث کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نبی کا کوئی بھی قول، فعل یا تقریر مبنی برخطا نہیں ہو سکتا۔ باب سوم میں حجیت سنت کا مفہوم اور اس کی دینی ضرورت بیان کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ اس حوالے سے مسلمانوں کے ہاں کبھی بھی اختلاف واقع نہیں ہوا نیز امام خضریؒ کے اس نظریہ کی تردید کی گئی ہے کہ بصرہ کے بعض معتزلی ائمہ حجیت سنت کے منکر تھے۔ آخر میں خوارج و معتزلہ کا کسی نہ کسی شکل میں احادیث قبول کرنا ذکر کیا گیا ہے۔ باب چہارم میں عصمت انبیاء، صحابہ کے تمسک بالحدیث، آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، قرآن پر عمل پیرا ہونے کے لیے سنت کی ضرورت، اس کا

مبنی بر وحی ہونا اور ائمہ امت کے اجماع کو حجیت سنت کے دلائل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ باب پنجم میں منکرین حدیث کے پانچ اہم اعتراضات کی تردید کرتے ہوئے حجیت حدیث ثابت کی گئی ہے۔ باب ششم میں کتاب اللہ کے ساتھ سنت کا مقام، اقسام اور اس کی مستقل تشریعی حیثیت جیسے مباحث زیر بحث لائے گئے ہیں۔

مترجم کا اسلوب

۱۔ کتاب میں شامل آیات، احادیث اور عربی اشعار مترجم نے من و عن نقل کیے ہیں اور آیات کا حوالہ عبارت کے ساتھ بھی دیا ہے۔

۲۔ آیات، احادیث، اشعار کے تراجم اور اپنی کسی وضاحت کو بین القوسین درج کیا ہے۔

مترجم اور مصنف کے اسلوب میں فرق

۱۔ ترجمہ ایک مقدمہ اور چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جب کہ کتاب دو مقدموں، تین ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔

۲۔ ترجمہ میں حوالہ جات ابواب کے آخر میں اور کتاب میں حواشی میں درج ہیں۔

۳۔ مصنف نے آیات و احادیث کی فہارس بھی ترتیب دی ہیں لیکن مترجم نے صرف فہرست اعلام دی ہے۔

ترجمہ کا معیار

جدید اصول ترتیب و تدوین نظر انداز کرنے سے اکثر مواقع پر مصنف کی تحریر اور دوسرے اقتباسات کے تراجم میں تمیز مشکل ہو گئی ہے۔ معتزلہ، خوارج اور روافض کے عقائد ذکر کرتے ہوئے عمومی بیانیہ کے ساتھ کلامی اور جدلی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ جناب مترجم اس لحاظ سے قابلِ تحسین ہیں کہ انہوں نے ترجمہ سلیس، رواں اور بامحاورہ کیا ہے تاہم ترجمہ اور متن کے موازنہ سے محسوس ہوتا ہے کہ اگر حسب ذیل پہلو تشنہ نہ رہتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

(iکتاب میں جناب طٰہٰ جابر العلوانی نے تعارف لکھا ہے جو انتہائی معلومات افزا ہے لیکن ترجمہ میں پورا تعارف شامل نہیں کیا گیا اور نہ اس کی کوئی وجہ بیان کی گئی ہے نیز مقدمہ میں مترجم نے مصنف کا اسلوب ترجمہ کرنے کی بجائے اپنا اسلوب ذکر کر دیا ہے۔ (ii بعض مقامات پر متن کے کچھ حصے بھی ترجمہ میں شامل نہیں ہیں جس کی وجہ سے مصنف کا اصل مقصود سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے مثلاً صفحہ تینتالیس (۴۳) پر امام راغب اصفہانیؒ کے قول میں سے وطریق طاعة [40] کے الفاظ ترجمہ نہیں کیے گئے اسی طرح بعض عبارات کا ترجمہ درست معلوم نہیں ہوتا مثلاً وقال الازہری: السنة الطريقة المحموده المستقيمه۔ [41] کا ترجمہ سنت کے معانی پسندکے ہیں۔ [42] کیا گیا ہے۔ (iii کہیں کہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ مترجم نے بعض زوائد کا ذکر بھی کر دیا ہے مثلاً عبارت وهو مقتضیٰ اختيار الامام واتباعه کا ترجمہ کرتے وقت مترجم نے الامام کو امام رازیؒ بتایا ہے [43] حالانکہ عبارت کے سیاق و سباق سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہاں الامام سے مراد امام رازیؒ ہیں بلکہ اس کے برعکس عبارت کی ابتداء ونسبه القرافی فی التنقيح ...... الی الشافعی [44] سے اس بات پر دلالت ہوتی ہے کہ الامام سے مراد امام شافعیؒ ہیں۔

طباعت کی اغلاط

کتاب میں طباعت کی اغلاط بھی پائی گئی ہیں۔ مثلاً

معاملات کی بجائے معمالات [45] اور کی کو کے [46] لکھا ہے۔

خلاصہ بحث

تمام کتب کے بالاستیعاب مطالعہ کے بعد یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ ہر کتاب اپنے اسلوب، خصوصیات اور ماخذ و مصادر کے اعتبار سے دوسرے کتاب سے مختلف ہے۔ بعض کتب میں تحقیقی رنگ غالب ہے۔ لیکن ان کے مواد میں تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ بعض میں مواد تسلی بخش ہے لیکن وہ تحقیقی معیار کو پورا کرتی ہوئی نظر نہیں آئیں۔ بعض مصنفین کی ذاتی کاوشوں کی عکاس ہیں اور بعض صرف نقل در نقل کا ایک سلسلہ ہیں جبکہ بعض میں حاصل مطالعہ کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے۔ ماخذ و مصادر کے اعتبار سے بعض میں بنیادی و ثانوی دونوں، بعض میں صرف بنیادی اور بعض میں صرف ثانوی سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ہر کتاب کسی نہ کسی موضوع کی بالتفصیل وضاحت کو اپنائے ہوئے دوسری کتاب سے منفرد ہے۔ بعض مصنفین نے صرف آیات مبارکہ کی روشنی میں حدیث کی حجیت ثابت کی ہے۔ بعض کتب میں دیگر دلائل نقلیہ اور عقلیہ سے بھی استشہاد کیا گیا ہے جبکہ بعض مصنفین نے منکرین کے اعتراضات کی تردید سے اسے ثابت کیا ہے۔ لہٰذا متعلقہ کتب میں سے کسی ایک کے بارے میں یہ دعوی کرنا، کہ یہ دیگر کتب کی جامع اوران سے بے نیاز کر دینے والی ہے، مشکل اور ناممکن ہے۔ البتہ راقمہ نے ضرورت حدیث از صدرالدین، صحیح مقام حدیث از علامہ فضل احمد غزنوی اور حفاظت و حجیت حدیث از مولانا محمد محترم فہیم عثمانی کو اپنے عنوان سے متعلق نسبتاً جامع پایا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] فواد عبدالباقی، مفتاح کنوز السنۃ، مطبعہ مصر، شرکۃ مساھمۃ مصریہ، الطبعۃ الاولی، ۱۳۵۳ھ، ص: ق

[2] ماخوذ از سعد صدیقی، علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت، شعبہ تحقیق قائداعظم لائبریری، باغ جناح، لاہور، ۱۹۸۸ء، ص: ۳۶۵۔۳۶۶

[3] ماخوذ از ماہنامہ "محدث" مجلس التحقیق الاسلامی، 99 J-ماڈل ٹاؤن، لاہور، جلد: ۲۲، عدد: ۳، ص: ۱۵۱۔۱۵۲

[4] ص: ۴۳، سطر: ۱۹۔۲۰

[5] ص: ۵۵، سطر: ۱۵

[6] ص: ۱۸، سطر: ۵۔۶

[7] ص: ۲۶، سطر: ۷

[8] ص: ۳۷، سطر: ۱۲

[9] ص: ۸، سطر: ۳

[10] ص: ۲۲، سطر: ۱

[11] ص: ۱۱۱، سطر: ۱۸

[12] ص: ۱۲۱، سطر: ۱۳

[13] سعد صدیقی، علم حدیث اور پاکستان میں اس کی خدمت، ص: ۲۸۷

[14] ص: ۸۵، سطر: ۱۹

[15] ص: ۲۱۶، سطر: ۱

[16] ۲/ ۸۱

[17] ماخوذ از ۲/ ۸۸

[18] ۱/ ۷۶

[19] ۲/ ۳۱

[20] ۲/ ۳۳

[21] ماخوذ از ص: ا۔۸

[22] ص: ۱۷۴

[23] ص: ۱۶۴

[24] ص: ۴۰۶

[25] ماخوذ از ص: ۴۰۳۔۴۰۴

[26] ص: ۲۷

[27] ص: ۱۲۴، سطر: ۲

[28] ص: ۳۹

[29] کتاب پر سن اشاعت درج نہیں۔ مولانا محمد یوسف بنوری نے "تعارف" میں یہ سن ذکر کیا ہے۔ دیکھیے، ص: ع

[30] ص: ۲/ ۷۷،۷

[31] ۱/ ۱۲۱، ۱/ ۱۳۷

[32] ص: ۶۵

[33] ۱/ ۱۰۴

[34] ص: ۱۶۱

[35] ۱/ ۳۱۸

[36] ۱/ ۱۵۵

[37] ۱/ ۳۴۵

[38] ص: ۵۶۳،۱۲۶

[39] ص: ۲۹۹

[40] ص: ۴۶

[41] ص: ۴۵

[42] ص: ۴۱

[43] ص: ۲۲۳

[44] ص: ۱۷۵

[45] ص: ۲۴۹، سطر: ۱۸

[46] ص: ۳۵۷، سطر: ۱۹